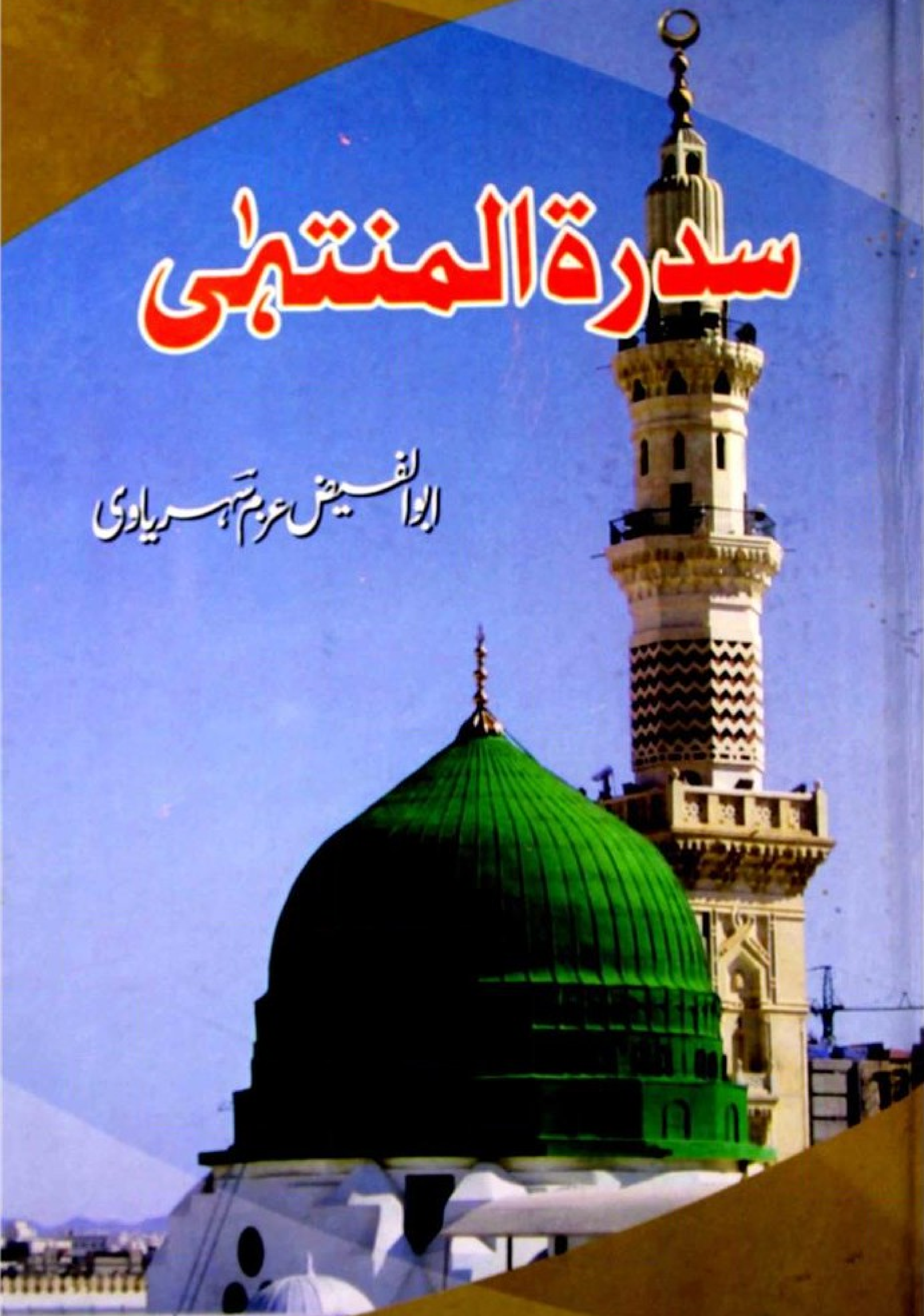

سدرۃ المنتہیٰ
ابوالفیض عزم سہریاوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر تیرا ہے شب و روز ہے مدحت تیری
جلوہ گر عالمِ امکاں میں ہے وحدت تیری

سدرۃ المنتہیٰ

از

ابوالفیض عزمؔ سہریاوی

جس سے ہوئی تھی وادیٔ بطحا میں روشنی
روشن اسی چراغ سے ہر رہ گزر ہے آج

پرنٹر و پبلشر جید پریس، بلی ماران، دہلی-6

نام کتاب : سدرۃ المنتہیٰ

مصنف رشاعر: ابوالفیض عزؔم سہریاوی

مرتب : شاہ نجم صدیق

تعداد : 500

قیمت : =/300روپے

سالِ اشاعت: فروری 2014ء

مطبع : جید پریس، بلیماران، دہلی-6

دیگر مجموعہ ہائے کلام: سحابِ رحمت (مجموعۂ حمد و نعت)

طلوعِ سحر (مجموعۂ غزلیات)

مشعلِ راہ (مجموعہ آزاد و پابند نظمیں)

صفحات 216

ملنے کے پتے:

(۱) B-274 المرتضیٰ اپارٹمنٹ، III فلور، اوکھلا، جامعہ نگر، نئی دہلی-110025

(۲) البدر بک سینٹر سرائے میر، اعظم گڑھ

(۳) نئی کتاب Z-326/3 اوکھلا روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-25

(۴) مکتبہ جامعہ لمیٹڈ بھنڈی بازار، ممبئی

فہرست مضامین

فصل چہارم (منقبت)

فصل پنجم (متفرقات)

انتساب

دادا مرحوم شیخ شاہ محمد

والدہ مرحومہ سیدہ خاتون

میری اہلیہ صبیحہ خاتون

اور

میرے بچوں کے نام

ان کے علاوہ اللہ کے سبھی بندوں کے نام
جو خالقِ کائنات اور اس کے حبیبؐ سے
بے پناہ محبت کرتے ہیں

ابوالفیض عزمؔ سہریاوی

چلتے رہنا رہِ آگہی پر سدا
بس یہی آرزو عمر بھر ہے مری

یہ تو ممکن نہیں کہ بھٹک جاؤں میں
سبز گنبد پہ آخر نظر ہے مری

پیش لفظ

سخن وران اعظم گڑھ کی ایک بڑی تعداد اعظم گڑھ کی خاک سے اٹھ کر ہندوستان کے دیگر شہروں میں آباد ہوئی اور ان شہروں کی شعری وادبی فضا کا حصہ بنی اور اپنی جولانی طبع سے ان شہروں میں شاعری، سخن وری اور اپنی زمزمہ سنجیوں کی انفرادیت کا ایک نقش قائم کیا۔ ان شہروں میں دہلی اور لکھنؤ بھی شامل ہیں جن کی دبستانی حیثیت کا سارا زمانہ معترف ہے۔ کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ دہلی اور لکھنؤ کی دبستانی حیثیت کی تعیین اعظم گڑھ ہی کے ایک بلند پایہ ادیب ونقاد مولانا عبدالسلام ندوی نے کی تھی۔

جناب ابوالفیض عزم سہریاوی صاحب کا شمار ایسے ہی منفرد اور ممتاز شعراء میں ہوتا ہے جن کا وطن تو اعظم گڑھ ہے مگر انہوں نے اپنی دنیا دہلی میں بسالی۔ وہ ضلع اعظم گڑھ کے ایک گاؤں سہریا میں پیدا ہوئے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی اسی گاؤں کے ممتاز عالم اور محقق ومصنف تھے جن کی شہرت دارالمصنفین کے ناظم، ماہنامہ معارف

کے مدیر اور ایک ممتاز اہل قلم کی حیثیت سے پوری علمی و ادبی دنیا پر محیط ہے۔ ان کے بڑے بھائی مولانا قمر الدین قمر اعظمی ایک قادر الکلام اور جدید لب و لہجے کے شاعر کی حیثیت سے معروف ہیں۔

جناب عزم سہریادی نے اسی موضع میں نشو و نما پائی۔ ابتدائی سے مڈل اسکول تک تعلیم قصبہ نظام آباد میں حاصل کی۔ ثانوی تعلیم کے لئے شبلی نیشنل ہائر سکنڈری اسکول اعظم گڑھ کا رخ کیا۔ پھر دہلی جا کر بقیہ تعلیم جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں مکمل کی۔ یہاں سے انہوں نے ۱۹۶۵ء میں بی۔اے، بی ایڈ اور پھر سماجیات میں ایم۔اے کیا۔ ۲۵؍اگست ۱۹۶۵ء ٹیکنیکل اسکول (انگلش میڈیم) میں انگلش اور سماجیات کے استاد کی حیثیت سے تقرری ہوئی۔ جنوری ۱۹۷۵ء میں ڈائرکٹوریٹ آف ایڈوکیشن سے وابستہ ہوگئے اور پھر وہیں سے تقریباً ۴۰ برس خدمت انجام دینے کے بعد نیک نامی کے ساتھ سبکدوش ہوئے۔ جامعہ ملیہ کے اطراف میں مستقل رہائش کی وجہ سے اس مشہور و معروف ادارے سے گہرا تعلق رہا۔ جامعہ ملیہ کی ایک تاریخ ان کے سینے میں پوشیدہ ہے بالفاظ دگر وہ جامعہ ملیہ کی تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ مجیب صاحب کے دور وائس چانسلری میں وہ جامعہ کے طالب علم رہے۔ ان کو مجیب صاحب سے کافی قربت بھی رہی جیسا کہ انہوں نے اپنے مجموعۂ غزلیات 'طلوع سحر' میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے جامعہ ملیہ کا نشیب و فراز کا زمانہ بھی دیکھا ہے وہ اس کے گواہ اور ادبی روایتوں کے ایک امین ہیں۔

عزم صاحب کی شاعری تقریباً ۴۰ برس پر مشتمل ہے۔ اس دوران انہوں نے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی جس کے مظاہر 'سحاب رحمت'، 'طلوع سحر' اور 'مشعلِ راہ' کی شکل میں سامنے آچکے ہیں۔

انہیں حمد ونعت سے بڑی مناسبت ہے۔ چنانچہ ان کی شاعری کا ایک بڑا حصہ حمد ونعت پر مشتمل ہے۔ ان کا پہلا مجموعہ سحابِ رحمت حمد ونعت کا ہی مجموعہ ہے۔ اب یہ چوتھا مجموعہ سدرۃ المنتہیٰ بھی حمد ونعت کا ایک حسین گلدستہ اور شہنشاہِ کونین کے دربار میں اخلاص وعقیدت کا نذرانہ ہے۔

عزم سہریادی ایک راسخ العقیدہ مسلمان اور صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند ہیں۔ ان کا مذہبی رویہ بھی بڑا صاف ستھرا اور مصلحت آمیزیوں سے پاک ہے۔ وہ مذہب کے دلدادہ اور محبت کے خوگر ہیں۔ انہی جذبات نے ان میں حمد ونعت سے مسلسل شغف وانہماک پیدا کیا اور وہ حب نبویؐ میں سرشار رہے۔ ان کی حمدیہ شاعری میں اگر بے پناہ عجز ہے تو نعتیہ شاعری میں بے پناہ عقیدت وخلوص کی گرمی اور اسی اخلاص وعقیدت کی بدولت شاعر شہنشاہِ کونین کے حضور طرح طرح سے مدح سرا ہوا ہے اور سدرۃ المنتہیٰ کے اسلوب وانداز میں طرفگی اور جاذبیت پیدا ہوگئی ہے۔ نئے نئے عنوانات اور نئے نئے اسالیب میں عقیدت کیشی کے جذبات نمایاں ہوئے ہیں۔ شاعر کے یہی جذبات ہیں جو ایک بالیدہ روح کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ قاری کے دل ودماغ اور ذوق ووجدان میں بھی عقیدت اور سرشاری کے جذبات پیدا کر دیتے ہیں۔

نعت گوئی ایک مشکل اور پرُخطر شاہراہ ہے۔ ذرا سی بے احتیاطی اور لغزش حمد ونعت کی سرحدیں ملا دیتی ہے لیکن سدرۃ المنتہیٰ کے شاعر نے ان حدود پر پوری نظر احتیاط رکھی ہے اور کہیں بھی اس باریک فرق پر آنچ نہیں آنے دی ہے۔ اسے ہم عزم سہریادی کے کمالِ نعت گوئی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

عزم صاحب کی نعت گوئی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ وہی الفاظ استعمال

کرتے ہیں جن سے سیرت نگاروں نے سیرت نبویؐ کے مرقعے تیار کئے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ سے عزمؔ سہریادی کی نہ صرف فنکارانہ بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے بلکہ اس سے ان کے حب نبویؐ میں سرشاری بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یقین ہے عزمؔ سہریادی کا یہ مجموعہ حمد ونعت اپنے پاکیزہ جذبات اور نکھرے ہوئے شعری شعور کی بنا پر ہردل عزیزی حاصل کرے گا۔

مخلص

ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی

۲۲رجولائی ۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابوالفیض عزمؔ سہریاوی

(ایک تعارف)

ابوالفیض عزمؔ سہریاوی دنیائے اُردو میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، ایک کہنہ مشق، قادرالکلام اور جدید لب ولہجہ کے شاعر کی حیثیت سے آپ نے اپنی ایک مخصوص پہچان بنالی ہے، آپ کو شاعری کی مختلف اصناف سخن پر قدرت بھی حاصل ہے، آپ زبان وبیان کے اسرار ورموز سے بھی اچھی طرح واقف ہیں اور اپنے جذبات، احساسات وخیالات، تجربات ومشاہدات کو شعری پیکر میں ڈھالنے کا ہنر بھی بہت اچھا جانتے ہیں، جس کی آئینہ داری آپ کے شعری مجموعے ''سحاب رحمت'' (مجموعۂ حمد ونعت) ''طلوع سحر'' (مجموعۂ غزلیات) اور ''مشعل راہ'' (نظموں، قطعات اور دوہوں کا مجموعہ) میں شامل حمدوں، نعتوں، غزلوں، نظموں، قطعات اور دوہوں کے بیشتر اشعار بھرپور انداز میں کررہے ہین، آپ کے یہ سبھی شعری مجموعے، عوام وخواص دونوں میں مقبول ہوئے، آپ اُردو کے مقتدر رسائل وجرائد میں بھی برابر شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اس وقت میرے سامنے آپ کی حمد ونعت کا ایک اور مجموعہ ''سدرۃ المنتہیٰ'' ہے۔ جو دوسری اصناف سخن کی طرح نعت گوئی سے بھی آپ کے گہرے شغف کا بین ثبوت ہے۔

اُردو میں حمد ونعت گوئی کوئی نئی چیز نہیں ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ یہ اصناف بھی، فارسی ہی سے اُردو میں ائی ہے، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ دوسری اصناف سخن کے مقابلے میں حمد ونعت گوئی میں کم ہی لوگوں نے طبع آزمائی کی ہے، ہاں عقیدت کے پیش نظر جزدی طور پر کچھ حمد ونعت بھی کہہ لی ہیں، ایسے شعرا کی تعداد بہت کم ہے۔ جنہوں نے اتنی حمدیں ونعتیں کہی ہیں جنہیں مجموعے کی شکل دی جا سکے، اس کی وجہ شاید یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حمد کا تو نہیں مگر نعت کا فن بڑا ہی مشکل فن ہے، اس میں افراط وتفریط کی بالکل گنجائش نہیں ہوتی، دوسری اصناف سخن کی طرح شاعر آزاد نہیں ہوتا کہ جو چاہے سو کہتا چلا جائے، یہاں تو ذرا بھی لغزش ہوئی اور شاعر دائرۂ اسلام سے باہر ہوا یعنی کہ اعتدال بہت ضروری ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں شاعر نہ صرف یہ کہ گناہگار بھی ہوسکتا ہے بلکہ فنی گراوٹ کا شکار بھی، مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہورہی ہے کہ جناب ابوالفیض عزؔم سہریادی کے یہاں حمد ونعت کا اتنا ذخیرہ موجود ہے کہ اُن کی حمد ونعت کا دوسرا مجموعہ بھی شائع ہونے جارہا ہے، اور اس سے بھی بڑھ کر خوشی کا باعث یہ ہے کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ کے اظہار میں آپ نے اعتدال بھی برتا ہے اور شاعری کے فنی تقاضوں کو بھی مدنظر رکھا ہے، آپ کے نعتیہ کلام میں نہ صرف یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے تقدس، شخصیت، سیرت، ان کی قدر ومنزلت، ان کے مرتبے وغیرہ پر روشنی ملتی ہے بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ اسلام سے بھی اُن کے لگاؤ کے والہانہ اظہار کے بھی نمونے جا بہ جا ملتے ہیں۔

آپ خیرالوریٰ، آپ بدرالدجیٰ — اے محمد شہہ انبیاء آپ ہیں

خدائے پاک سے ہے اک عجب رشتہ محمدؐ کا — بڑھای شان رُتبہ کردیا اعلیٰ محمدؐ کا

امام الانبیاء رب نے بنایا ہے محمدؐ کو — سبھی نبیوں میں ہے سب سے بڑا رتبہ محمدؐ کا

تمہیں ہو باعثِ تخلیقِ عالم — تمہیں تو پرتو نورِ خدا ہو

ہے منصب ارفع و اعلیٰ تمہارا — محمدؐ تم امام الانبیاء ہو

عزم صاحب آپ کے روضۂ مبارک کی زیارت کر چکے ہیں لیکن وہاں پہنچنے اور اس کے دیدار کی حسرت اب بھی ان کے دل میں موجزن ہے جو کبھی کبھی انگڑائیاں لینے لگتی ہے، تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ ۔

یہی رہ رہ کے دل میں عزم آتا ہے خیال اکثر ۔ شرف مل جائے پھر تو روضۂ خیرالوریٰ دیکھوں
گزارش ہے مری اتنی سفارش رب سے کر دیجیے ۔ کہ روضے کا دوبارہ آپ کے دیدار ہو جائے

اور کبھی کبھی تو یہاں تک کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ۔

عجب سی تشنگی آنکھوں میں ہے دیدار طیبہ کی ۔ دکھادے اے خدا خوابوں میں ہی جلوہ محمدؐ کا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم وجود میں آنے سے قبل دنیا کا کیا حال تھا اور ان کی آمد بابرکت سے دنیا کا نقشہ کیسا بدل ؔیا، اس کا بیان آپ نے کتنی سیدھی سادی اور سلیس زبان اور کتنے دلنشیں انداز میں کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں ۔

ظلمتِ شب تھی عالم میں بکھری ہوئی ۔ ہر طرف تھی یہاں تیرگی تیرگی
آپؐ آئے تو ہر سو اُجالا ہوا ۔ آپ کے نور سے ہوگئی روشنی

اے محمدؐ درود وسلام آپ پر
اے محمدؐ درود وسلام آپ پر

تمام عالم میں یہ جو روشنی ہے ۔ یہی دین محمدؐ کی ضیا ہے

مدینے کا ذکر نعتوں میں بے حساب آیا ہے، وہاں کی پاکیزگی، وہاں کے تقدس، وہاں کی فضا، وہاں کی سرزمین سے عقیدت، لگاؤ، محبت اور اس کی عظمت کا بیان مختلف انداز میں شعرا نے کیا ہے اور کیوں نہ کریں، مدینہ ایک مومن کی نظر میں بہشت بریں سے بڑھ کر ہے، اس لیے وہ اس کی آرزوؤں کا شہر بھی ہے اور اس کے دل کی دھڑکن بھی۔ عزم صاحب کے یہاں بھی مدینے کا ذکر بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ کیا گیا ہے، ساتھ ہی پیرایۂ بیان بھی دلکش ہے۔ ملاحظہ ہوں دو ایک شعر ۔

وہ شہر مکرم ، دیارِ مدینہ ۔ بڑی جاں فزا ہے بہارِ مدینہ

ہر اک پل جہاں بے خودی کا ہے عالم　　بہت خوشنما ہے جوارِ مدینہ

....

جس روضۂ اقدس کا مکیں شاہ مبیں ہے　　حاصل ہے شرف جس کو وہ طیبہ کی زمیں ہے
کیا اور بھی دنیا میں کوئی اس سے حسیں ہے　　واللہ نہیں ، کوئی نہیں کوئی نہیں ہے

اسی طرح معراج کا بیان بھی آپ کے یہاں بڑے خوبصورت انداز میں ملتا ہے، فرماتے ہیں۔

اسریٰ کی وہ معراج کی شب کتنی حسیں ہے　　مولا بھی ہوئے طالب دیدار محمدؐ
جو سدرۃ پہ پہنچے تو جبریل بولے　　یہی حد ہے آگے نہ ہم جا سکیں گے
ذرا اور آگے قدم جو بڑھایا　　تو پھر اے محمدؐ یہ پر جل اٹھیں گے
یہاں سے اکیلے سفر آپ کا ہے　　مگر واپسی پر یہیں ہم ملیں گے

ان کے علاوہ آپ کی نعتوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ،انکساری ، غمگساری وہمدردی ، ان کے اخلاق وکردار ان کی شجاعت وبہادری وغیرہ کے مختلف پہلوؤں پر، مختلف کیفیتوں کے ساتھ روشنی ملتی ہے۔اور خوبی کی بات یہ ہے کہ زبان وبیان کی خوبصورتی کے ساتھ ملتی ہے۔

مجھے توقع ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ خدائے تعالیٰ بزرگ وبرتر اپنے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ کے اس حمدیہ ونعتیہ شعری مجموعے کو بھی حسنِ قبول عطا فرمائے گا، اور اس کے لکھنے، پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ اس خاکسار (راقم الحروف) کو بھی ثوابِ دارین سے سرفراز کرے گا۔

ڈاکٹر شفیق اعظمی
سرائے میر، اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکیزہ جذبوں کا شاعر
(عزم سہریاوی)

اعظم گڑھ کی سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے مردم خیزی کی عجیب صلاحیت بخشی کہ ایک زمانہ سے مسلسل اس کی خاک سے علم وادب وشعر کے ایسے پیکر ڈھلتے رہے، جن کی قامت اور جسامت دوسروں کے لیے حیرت ہی نہیں رشک کا سبب بنتی رہی۔ علامہ شبلی، مولانا فراہی، مولانا امین احسن اصلاحی، قاضی اطہر مبارک پوری جہاں مذہب، تاریخ اور ادب میں فوراً زبان پر آجاتے ہیں وہیں اقبال سہیل کیفی اعظمی، خلیل الرحمٰن اعظمی وغیرہ ایسے نام ہیں جو اردو شاعری کے آسمان پر اپنی چمک دمک سے نگاہوں کو خیرہ کردیتے ہیں۔ یہ تو محض چند نام ہیں ورنہ علماء وادباء وشعراء کی ایک کہکشاں ہے، جس کی ردائے نور پر اعظم گڑھ کے قریوں اور قصبات کے خدا جانے کتنے ستارے ٹنکے ہوئے ہیں۔ ہمارے قابل احترام وتقدس مآب جناب ابوالفیض عزم سہریاوی بھی اعظم گڑھ کی عظیم علمی وشعری روایتوں اور وراثتوں کے امین ہیں۔ اعظم گڑھ شہر سے چند میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں سہریا ہے، اب خدا جانے اس نام کی اصل کیا ہے؟ یہ شہر کا اسم تصغیر بھی ہوسکتا ہے یا پھر اس میں سحر جیسی اس قوت کا اثر ہو جو دلوں کی تسخیر کے لیے کارگر ثابت ہوتا ہے اور جس کا ایک نمونہ مولانا ضیاء الدین

اصلاحیؒ کی ذات بابرکات تھی جنہوں نے معارف جیسے رسالے کی ادارت اور دار المصنفین ومدرسۃ الاصلاح جیسے مشہور اداروں کی نظامت کے ذریعہ اعظم گڑھ کی قوت نمو میں سہریا کی شرکت کا عملی ثبوت پیش کیا، جناب قمرالدین قمر اعظمی کو کانپور میں استاذ الشعراء کا مقام حاصل ہوا اور اب جناب عزم سہریاوی نے اردو شاعری کی پاکیزگی اور افادیت کو اس چھوٹے سے گاؤں سہریا کا رہین منت بنا دیا۔

خدا جانے کیوں، عزم سہریاوی صاحب کو جب پڑھا بلکہ پڑھتے ہوئے دیکھا تو تصور میں اصغر گونڈوی، حسرت موہانی اور جگر مرادآبادی کی بزم ہائے سخن، بجتی نظر آئیں، وہی تقدس، وہی معصومیت وہی روحانیت جو کلام سے زیادہ صاحب کلام سے مانوس ومتاثر کر دے۔

مختلف رسائل میں جناب عزم سہریاوی کا کلام شائع ہوتا رہتا ہے اور کثرت کلام کے اس دور میں ان کے کچھ اشعار ان کی ہر کاوش میں ایسے مل جاتے ہیں جو کچھ دیر کے لیے ٹھہرنے، سوچنے اور پھر داد دینے پر مجبور کر دیتے ہیں اور اس اعتراف کو دعوت دیتے ہیں کہ کلام کا کمال اور شعر کا شعور در اصل اس کی صداقت اور خیر کی طلب میں ہے، شاعر تو وہی جو خیالات کے جنگلوں میں بھٹکنے اور بھٹکانے کی جگہ ایک منزل مقصود کا راہی ہو، جس سے یہ سوال نہ کیا جا سکے کہ ع منزل ہے کہاں تیری اے لالہ صحرائی فن اور فکر کی رفعت، ریاضی کے بندھے ٹکے فارمولوں جیسے پیمانوں سے متعین نہیں ہوتی، بحروں، قافیوں کی رعایت اپنی جگہ، لیکن قول وفعل کی ہم آہنگی اس سے کہیں زیادہ توجہ کی طالب ہے۔ الفاظ میں اضطراب تو بس روح کی طلب اور تڑپ ہی سے ممکن ہے اور اس کا سب سے سچا اظہار حمد ونعت سے زیادہ اور کہاں؟

عزم سہریاوی صاحب کی حمدیہ ونعتیہ شاعری کا یہ ارمغان، اس لحاظ سے قیمت اور قسمت والا ہے کہ انہوں نے بڑی سچائی سے اپنی بندگی اور عقیدت کے جذبات اس طرح ظاہر کر دیئے ہیں کہ پڑھنے اور سننے والا، اثر وتاثیر کی فضا میں سانس لیتا محسوس ہوتا ہے۔

توحید ورسالت کا کیسا مختصر لیکن مکمل اقرار ایک بند کے ان دو مصرعوں میں آ گیا کہ

ہے لازم اسی کی فقط بندگی
یہ محمدؐ سے مجھ کو ملی آگہی

کیسے اچھے اچھے شعر

زندگی کے سفر میں اکیلا تھا میں ۔۔۔ یادِ شاہِ امم ہم سفر ہو گئی
جب بھی مانگا وسیلے سے کچھ آپؐ کے ۔۔۔ ہر دعا عزمؔ کی معتبر ہو گئی
جہاں سے وہ گزرے جدھر سے بھی گزرے ۔۔۔ خدا سے وہی راستہ مانگ لوں گا
نظر آؤں جس میں بہ شکلِ مسلماں ۔۔۔ میں رب سے وہی آئینہ مانگ لوں گا
یہی خواہش ہے اوّل اور آخر ۔۔۔ کہ ایماں سے مزین دل مرا ہو
شب وروز تیرے تصور میں گزریں ۔۔۔ کوئی جستجو ہے ، یہی جستجو ہے
برگ وشجر، گل اور ثمر سب میں ہے تو ہی جلوہ گر ۔۔۔ سب ہیں ترے دستِ نگر، سب پر ہے تیرا سائباں
یہ شیوۂ دشنام طراری ارے توبہ ۔۔۔ اے لوگو! اب اللہ میاں دیکھ رہے ہیں
میرے مولیٰ کچھ نہیں قانونِ فطرت کا لحاظ ۔۔۔ بستیاں جنگل ہوئیں صحرا بیاباں ہو گئیں

ایسے اچھے شعر جہاں مل جائیں، وہاں قدر کیے جانے والا جذبہ خود بخود بیدار ہو جاتا ہے، اس لیے یہ مجموعہ حمد ونعت یقیناً قدر کے لائق ہے۔ خیالات عمدہ ہوں تو دل چاہتا ہے کہ اظہار و بیان کا پیرایہ وپیمانہ بھی اسی درجہ کا ہو، امید بھی اسی کی ہونا چاہیے، دعا ہے کہ عزمؔ صاحب کی شاعری خوب سے خوب تر کی جانب گامزن ہو۔

محمد عمیر الصدیق ندوی
دار المصنفین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ

سدرۃ المنتہیٰ

(شاعر کے قلم سے)

ان اللّٰہ وملائکتہ یُصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما.

خالق کون ومکاں، مالک کل جہاں، اللہ رب العزت ذوالجلال والاکرام، بڑا رحمان ورحیم ہے جس کے رحم وکرم کی کوئی انتہا نہیں۔ جو روز جزا کا مالک ہے۔ اسی کی حمد وثنا انس وجن، چرند وپرند، حجر وشجر غرضیکہ تمام موجودات میان ارض وسما روز وشب کرتے ہیں۔ اسی کی بارگاہِ عظیم میں عرضِ مدعا پیش کرتے ہیں۔ نصرت واعانت کے لئے صرف اور صرف اسی سے رجوع کرتے ہیں اور وہ اپنی مخلوق کو کبھی مایوس نہیں ہونے دیتا۔ اس کی تعریف وتوصیف میں زمین وآسمان قلابے ملاتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ "با خدا دیوانہ باش با محمدؐ ہوشیار" گویا اس کی جاہ وحشمت، عظمت وشہرت، رفعت ووسعت، جلال، جمال اور کمال نیز تمام صفات مقدسہ کا ہم دیوانہ وار بیان کرتے ہیں اور معبود برحق ہم سے خوش ہوتا ہے، لیکن جب محبوب خدا، حبیب کبریا، شہنشاہِ کائنات، فخر موجودات ماورائے ممکنات، رحمت العلمین، شفیع المذنبین ورہنمائے اولین وآخرین کی ثنا کی بات نکلتی ہے تو حوصلے لرزنے لگتے ہیں۔ ہمتیں

جواب دینے لگتی ہیں۔ حالانکہ رب کائنات نے اپنے محبوب کی خوب توصیف کی ہے اور یہ حق کماحقہ صرف اپنی ذاتِ واحد کے لئے مختص رکھا ہے۔

ہم جب نبی اکرم کی تعریف بیان کریں تو بشریت وعبدیت کے تقاضوں کوملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔ ان نازک سرحدوں سے تجاوز ہرگز جائز نہیں ہے۔ ذرا سی لغزش تحت الثریٰ پہنچاسکتی ہے۔

نبی اکرمؐ ورسولِ معظم کی تعریف وتوصیف تو میرے بس کی بات نہ تھی لیکن اللہ رب العزت کی بے پناہ محبتوں اور عنایتوں نے مجھے اس قابل بنادیا۔

میری بساط کیا ہے کہ میں نعت لکھ سکوں

اس کا کرم ہے جس کی کوئی انتہا نہیں

اس برِصغیر کے آسمان حمد ونعت پر بہت سے چمکتے دمکتے ستارے موجود ہیں۔ جنہوں نے سرورِ عالم محمد رسولؐ اللہ کی ثنا وتوصیف بڑے جامع انداز میں کی ہے۔ افراط وتفریط کو مدنظر رکھ کر بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔ ان کے ناموں کی ایک طویل فہرست ہے۔ ان میں سے کچھ کو میں بے حد پسند کرتا ہوں۔ گوکہ میں عربی اور فارسی زبانوں پر دسترس نہیں رکھتا تاہم کچھ نعتیہ قصائد کے اقتباسات ضرور درج کرنا چاہتا ہوں۔

شیخ سعدیؒ

بلغ العلا بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع

خصالہٖ

صلو علیہ وآلہٖ

امیر خسروؒ

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہ ہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم
خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمدؐ شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

شاہ عبدالعزیز دہلویؒ

یا صاحب الجمال یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

راقم الحروف نے ان سے ہی متاثر ہو کر کہا ہے:

ماہِ کامل سے جب جلوہ گر ہو گئے
جس سے روشن سبھی بام و در ہو گئے
سب مقدر کے لعل و گہر ہو گئے
ظلمتِ شب کی آخر سحر ہو گئی
اے محمدؐ درود و سلام آپ پر
اے محمدؐ درود و سلام آپ پر

راقم الحروف کا یہ شعر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

جس سے ہوئی تھی وادیٔ بطحا میں روشنی
روشن اسی چراغ سے ہر رہ گزر ہے آج

ان ناموں کے علاوہ علامہ شبلی نعمانی، خواجہ الطاف حسین حالی جن کا میں تہہ دل سے مداح ہوں حالیؔ کے کچھ اشعار:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

یا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اور رہی کمال احتیاط کہ بات تو

مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا
بڑھا کر نہ اتنا مجھے پھر گھٹانا

غرضیکہ مسدس حالی کی تخلیق کیا کی کہ جنت میں گھر بنانے کا حق حاصل کرلیا۔ ایسے ہی علامہ حفیظ جالندھری مرحوم نے شاہنامہ اسلام کی تخلیق کی اور نجات کا راستہ پالیا۔ ان کے علاوہ علامہ اقبال، علامہ اقبال سہیل اعظمی، علامہ امیر مینائی وغیرہم معروف و مشہور شعراء گزرے ہیں۔ ناچیز نے اپنا حقیر نام ان اسمائے گرامی کے ساتھ اس لیے نہیں درج کیا ہے کہ اپنے آپ کو بڑا نعت گو شاعر سمجھنے لگ گیا ہے۔ ذرے کی بساط ہی کیا۔

سورج کا مرتبہ تو ہے حافظ بجا مگر
ننھے سے جگنوؤں کا بھی اپنا مقام ہے

حافظ کرناٹکی کا یہ شعر کتنا برمحل ہے۔ چنانچہ حضرات گرامی یہ ننھا سا جگنو بھی چمکنے کی فراق میں ہے۔ آپ حضرات سے التماس ہے کہ ربّ کائنات اور اس کے محبوب کے مداحوں میں ناچیز کو بھی شمار کرلیں۔

ربّ ذوالجلال والاکرام نے اپنے محبوب کی ثنا بڑے والہانہ طور پر کی ہے۔ کہیں شمس الضحیٰ و بدر الدجیٰ کا رتبہ دیا ہے تو کہیں رحمت العالمین و شفیع المذنبین کے لقب سے سرفراز کیا ہے اور کہیں امام الانبیاء کا عظیم مرتبہ عطا کر دیا ہے۔ مسجد اقصیٰ میں اسریٰ کی شب نماز فجر میں تمام انبیاء کرامؑ کی امامت کا فرض ادا کروایا ہے اور کمال عروج کو پہنچایا تو سدرۃ المنتہیٰ پر بلایا اور عظمت و سربلندی کی مہر ثبت کر دی۔ سبحان اللہ! یہ منصب اعلیٰ و ارفع سیدنا حضرت آدم بابائے انسانیت سے ختم رسل تک اور کسی کے حصے میں نہیں آیا۔

حضرات گرامی سیرت النبیؐ کے مختلف النوع پہلوؤں کو میں نے بڑی مستعدی سے برتنے کی کوشش کی ہے۔ بعثت مبارکہ سے ختم نبوت کی عظیم ترین ساعتوں کو منظوم پیراہن عطا کیا ہے۔ جابجا خلفائے راشدینؓ، ازواج مطہراتؓ اور نورِ نظر و جگر گوشۂ رسولؐ سیدہ فاطمہ زہراؓ کا ذکر بھی کیا ہے۔ سیدہ فاطمہ زہرا کے جگر گوشوں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں کی استراحت حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کی مدح میں بھی قصیدہ لکھا ہے۔ ایک مختصر و بے مایہ الفاظ کا ذخیرہ جو میری دسترس میں موجود ہے۔ اسی خرمن الفاظ سے کچھ خوشوں کو چن کر معنیٰ و مفہوم پہنانے کی کوشش کی ہے۔

حمد باری تعالیٰ کی راہ جتنی آسان و سہل ہے نعت گوئی کی رہ گزر اتنی ہی مشکل اور خطرات سے پر ہے۔ خدائے بزرگ و برتر سے التماس ہے کہ تیرا نحیف و نزار بندہ اگر جذبات سے مغلوب ہو کر کہیں بے راہ ہو گیا ہو تو راہ راست پر لگا دینا اور کوتاہیوں سے درگزر کر دینا۔ آمین

اس راہ پرخار میں کہاں تک کامرانیاں میرے حصے میں آئی ہیں یہ تو مجھے معلوم نہیں لیکن آپ حضرات کے گراں قدر مشوروں کا منتظر رہوں گا۔

آخر میں جناب پروفیسر اختر الواسع صاحب وائس چیئرمین اردو اکادمی دہلی جو ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ سے وابستہ ہیں کا بے حد شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے ''مشعلِ راہ'' کا مقدمہ لکھ کر میری حوصلہ افزائی کی۔

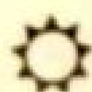
گرامی قدر ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی، محترم مولانا عمیر الصدیق صاحب دارالمصنفین اعظم گڑھ، حضرت ڈاکٹر محمد شفیق اعظمی، سرائے میر کی معاونت کا ممنون ومشکور ہوں۔ انہوں نے نہ صرف میری حوصلہ افزائی کی ہے بلکہ گراں قدر توصیفی مضامین سے سدرۃ المنتہیٰ کو بلندیوں سے سرفراز کر دیا ہے۔

برادر گرامی ممتاز احمد نے کمپوزنگ کا کام بڑی لگن اور جانفشانی سے سرانجام دیا ہے۔ ان کا بھی شکر گزار ہوں نیز ان تمام کرم فرماؤں کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افزائی کی ہے اور منزلِ مقصود تک پہنچنے میں رہنمائی بھی۔

احقر: ابوالفیض عزمؔ سہریادی

فصلِ اوّل

(حمد)



کرتے ہیں ہم بھی مولیٰ ذکر مدام تیرا
رٹتے ہیں نام تیرا کرتے ہیں کام تیرا

بندے ہیں تیرے مولیٰ دے عقل تو ہمیں بھی
ہے ذکر عام تیرا اعلیٰ مقام تیرا

کرتے ہیں سب بڑائی ہم بھی وانبیاءؑ بھی
بندے بھی سب ہیں تیرے خیرالانامؐ تیرا

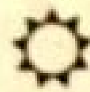
بخشی ہیں تو نے مولیٰ جو نعمتیں ہزاروں
یہ سب عطا ہے تیری یہ سب انعام تیرا

حور و ملک بھی تیرے یہ انس و جن بھی تیرے
سب تیرے متبع ہیں جگ ہے غلام تیرا

دل کی یہ آرزو ہے اپنا بنالے مجھ کو
لیتا ہوں نام تیرا میں صبح وشام تیرا

روشن یہ بام و در ہیں سب تیری روشنی سے
یہ عزم ناتواں بھی ہے شاد کام تیرا





ذرے کی یہ نمو بھی تیری ذات ہی سے ہے
مومن کا حسنِ خو بھی تیری ذات ہی سے ہے

تیرے ہی دم سے ہے رخِ گیتی پہ یہ بہار
انساں کی جستجو بھی تیری ذات ہی سے ہے

توصیف میں ہیں مست یہ دریا وکوہسار
صحرا بھی آبجو بھی تیری ذات ہی سے ہے

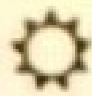
تیری تجلیاں سبھی لعل وگہر میں ہیں
گلہائے مشک بو بھی تیری ذات ہی سے ہے

میرا جنونِ شوق ہے تیرے فراق میں
میری ہر آرزو بھی تیری ذات ہی سے ہے

تیرا ہی ذکر و فکر زماں و مکاں میں ہے
دنیائے رنگ و بو بھی تیری ذات ہی سے ہے

تجھ کو پکارتا ہے موذن بہ ذوق و شوق
اور عزمؔ کی یہ خو بھی تیری ذات ہی سے ہے





ذاتِ باری کا مجھ پر یہ احسان ہے
یہ جو دل میں مرے نورِ ایمان ہے

جس کے ہاتھوں میں دن رات قرآن ہے
وہ مسلمان ہے وہ مسلمان ہے

یہ جو قرآن ہے حق کا فرمان ہے
اہلِ ایمان کا اس پہ ایقان ہے

دل مسرت سے لبریز ہے اس قدر
اُس کا نورِ خدا جو نگہبان ہے

فکر لاحق ہو جب حنظلہؓ کی طرح
در حقیقت یہی نور ایمان ہے

برگِ گل ہوں یا شاخ شجر اے خدا
ذاتِ اقدس کی ان کو بھی پہچان ہے

پتھروں میں بھی تیری نمو دیکھ کر
دل مسرت سے لبریز حیران ہے

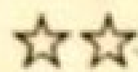
پاؤں پھیلائے ہے تیرگی ہر طرف
زندگی خوار ہے دل پریشان ہے

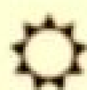
ہر طرف ہوں تری جلوہ آرائیاں
کفر مٹ جائے رب یہ تیری شان ہے

ذرہ ذرہ سراپا تجلی تری
اور دنیا تری کتنی ذیشان ہے

نورِ وحدت سے ہو زندگی سُرخ رو
وقتِ آخر یہی دل میں ارمان ہے

جو خدا سے ہدایت ملی ہے اسے
عزمؔ اپنے مقدر کا سلطان ہے





تجھ کو سب ادھیکار یا اللہ
کردے بیڑا پار یا اللہ

تو مالک مختار یا اللہ
باقی سب نادار یا اللہ

کام کوئی اب تک نہ کیا اچھا میں نے
میں ہوں نا ہنجار یا اللہ

جیون ندیا جس میں لاکھوں ہیں طوفاں
نیا کر دے پار یا اللہ

غیروں کے رستے پہ چلے تو دکھ ہی دکھ
سکھ کا تو آدھار یا اللہ

ہاتھ پسارے دکھیارے سب بیٹھے ہیں
سب کے پالن ہار یا اللہ

تجھ سے تجارت میں ہے منافع اریم یار
یہ کیسا بیوپار یا اللہ

جب سے آئی رتی تیری ہاتھوں میں
میں ہوں بہت سرشار یا اللہ

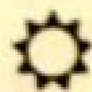
تو ہے خالق رازق سارے عالم کا
تیرا نہیں آکار یا اللہ

باز نہیں آتے جو اپنی حرکت سے
کردے انہیں ہشیار یا اللہ

جدھر جدھر بھی نظر گھمائی یہ دیکھا
تیری سب سرکار یا اللہ

روگ مٹا دے جسم و جہاں کے سارے تو
عزمؔ ترا بیمار یا اللہ





جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے
ترے دم سے مولیٰ جہاں سرخرو ہے

شب و روز تیرے تصور میں گزریں
کوئی جستجو ہے یہی جستجو ہے

نظامِ جہاں اس قدر اب ہے برہم
کہ ہر سو جہاں میں عجب ہائے ہو ہے

جو بکھرے ہوئے تیرے جلوے ہیں ہر سو
مرے رب تجھی سے یہ سب رنگ و بو ہے

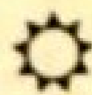
کبھی سر بہ سجدہ ہیں محو عبادت
ہر اک لب پہ مولیٰ تیری گفتگو ہے

کبھی بغض کینہ پنپنے نہ پائیں
مرے دل میں مولیٰ یہی آرزو ہے

خدارا ذرا چشمِ الفت ادھر بھی
لب دم یہ مومن لب آبجو ہے

دراریں صفوں میں ہیں آئینہ جیسی
کوئی عزؔم کیا اب یہاں بے وضو ہے





اللہ ہے رحمان ہے مالک ہے ، خدا ہے
حاکم ہے وہی ایک وہی فرماں روا ہے

بجھ جائیں گے اک روز یہ آنکھوں کے دیے بھی
جی بھر کے ذرا دیکھ ، وہی جلوہ نما ہے

جھڑکو نہ کسی کو نہ ستم ڈھاؤ کسی پر
بے کار نہیں جائے گی بے کس کی صدا ہے

خوشبو سے معطر ہیں مرے گھر کے دریچے
ایماں کی مہک گھر میں مرے بہرِ خدا ہے

روشن ہیں جو ایماں سے مرے گھر کے در و بام
ہر سمت مرے گھر میں اسی کی یہ ضیا ہے

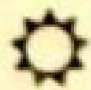
دامن کو مرے بھر دے کرم سے مرے مولا
سن لے تو بہ ہر حال بھکاری کی صدا ہے

رحمان ہے تو اپنی پناہوں میں مجھے رکھ
مجرم ہوں گنہگار ہوں یہ میری خطا ہے

شیرازۂ عالم کا عجب حال ہے مولیٰ
لگتا ہے ہر اک روز یہاں روزِ جزا ہے

ہے عزؔم بھی سرشار محبت میں خدا کی
انداز الگ اس کا کبھی سے ہی رہا ہے

☆☆



تو رب ہے جہانوں کا سب سے بڑا ہے
تری ذات مولیٰ سبھی سے جدا ہے

تو ہی ابتدا ہے تو ہی انتہا ہے
تو ہی اک خدا ہے تو ہی اک خدا ہے

تری رحمتیں بے کراں ہیں خدایا
تو ہے سب سے اعلیٰ تو رب جزا ہے

مجھے بندگی کی سعادت عطا ہو
مری زندگی کا یہی مدعا ہے

بھٹکنے نہ پائیں قدم میرے مولیٰ
یہی عاجزی ہے یہی التجا ہے

محمدؐ کے رستے پہ مجھ کو چلانا
وہی راستی کا فقط راستہ ہے

کدھر جارہی ہے سنبھالو یہ دنیا
ہر اک گام پر اک محشر بپا ہے

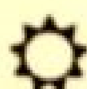
جہنم ٹھکانا ہے فرعونیوں کا
یہی ان کی قسمت میں بعد قضا ہے

محمدؐ کی اُمت ہے دنیا میں رسوا
کہ شاید یہ ان کے عمل کی سزا ہے

مجھے مغفرت کا یقیں ہے خدایا
یہی روزِ محشر مری التجا ہے

سبھی عزمؔ ہیں اس حقیقت سے واقف
ہر اک شے کی قسمت فنا ہے فنا ہے





زباں پر ہر گھڑی مولیٰ تری عظمت ہے مدحت ہے
تو خالق ہے جہانوں کا یہی تو شانِ وحدت ہے

سبھی محوِ ثنا ہیں عالمِ امکاں میں اے مولیٰ
محیطِ بے کراں شانِ کریمی محوِ رحمت ہے

شجر میں اور حجر میں ہر طرف ہے بحر و بر میں تو
زمیں تا آسماں ہر اک نفس محوِ عبادت ہے

ابھی کچھ لوگ رسّی تیری مضبوطی سے پکڑے ہیں
یہی ہے باعثِ رحمت، یہی تو وجہِ نصرت ہے

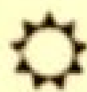
ابھی قرآں کا روز و شب گھروں میں ورد ہوتا ہے
ترا ہی ذکر ہے مولیٰ، تری شہرت ہی شہرت ہے

تو مالا مال کردے دولتِ ایماں سے مجھ کو بھی
محیط بیکراں مولیٰ تری رحمت کی دولت ہے

فساد و شر ہیں اس کے ہر طرف اقصائے عالم میں
جو انساں وارث فردوس ہے شیطاں کو حیرت ہے

تو عزمؔ ناتواں پر بھی ذرا چشمِ کرم کردے
''کشادہ کس قدر تیری ردائے قدس و عظمت ہے''





خالقِ کون ومکاں، سارے جہاں کے مہرباں
تیری تجلیات سے روشن ہے یہ سارا جہاں

مالکِ روز جزا، میں بھی ہوں اک بندہ ترا
دل، جان سے تجھ پر فدا، کردے مجھے بھی شادماں

یہ آفتاب وماہتاب، یہ لوحِ گردوں پر نجوم
رات ودن توصیف میں ہیں کہکشاں کرو بیاں

وادیاں ، دشت وجبل ، یہ ریگ زارو کوہ سار
پھیلی ہیں شش جہات میں، یہ لہلہاتی کھیتیاں

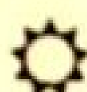
کوہ و دمن، صحرا و بن، سب میں ہے تو جلوہ فگن
توصیف میں ہیں سب مگن، تیرے زمیں و آسماں

برگ و شجر، گل اور ثمر سب میں ہے تو ہی جلوہ گر
سب ہیں ترے دستِ نگر، سب پر ہے تیرا سائباں

یہ آدمی ، یہ جانور، ذرّے تو ہیں سب ہی مگر
بکھرے ہوئے ہیں ٹوٹ کر چھائی ہیں کچھ مدہوشیاں

یہ التجا ہے عزؔم کی سن لے ذرا مالک مری
بھٹکوں نہ میں ہرگز کبھی، رحمت ہے تیری بیکراں





کوئی جستجو نہ ہوتی کوئی مدعا نہ ہوتا
کبھی منزلیں نہ ملتیں کہیں راستہ نہ ہوتا

تری اک مثال بھی تو کہیں آج تک نہ دیکھی
کئی رنگ وروپ ہوتے اگر اک خدا نہ ہوتا

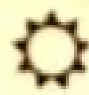
میں بھٹک رہا تھا دردران اندھیرے راستوں میں
ترا در کبھی نہ ملتا تو جورہ نما نہ ہوتا

درِ مصطفیؐ پہ پہنچا یہ کرم تھا تیرا مولیٰ
تیرا آسرا نہ ہوتا کبھی کچھ ہوا نہ ہوتا

گئی ہاتھ سے جو جنت یہ بھی مصلحت تھی تیری
یہ عظیم کارخانہ کبھی یوں سجا نہ ہوتا

تیری رحمتوں سے مولیٰ میرا عزمؔ بھی ہے قائم
تیری رحمتیں نہ ہوتیں کبھی کچھ ہوا نہ ہوتا





تو رب ہے سارے جہان کا تری شان جل جلالہٗ
تیرا رحم وکرم ہے بے انتہا تیری شان جل جلالہٗ

مالکِ روزِ جزا بھی ہے خالق ارض وسما بھی ہے
تو ہی لائقِ حمد وثنا بھی ہے تیری شان جل جلالہٗ

تیری ثنا ہم کرتے ہیں اور تجھی سے دعا بھی کرتے ہیں
رہِ مستقیم پہ چلا ہمیں تری شان جل جلالہٗ

جس پہ انعام ہے وہی راستہ نہ ہو راستہ کسی غیر کا
رہِ یہود سے مجھے بچا تری شان جل جلالہٗ

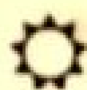
تو سمیع ہے تو بصیر ہے تو علیم ہے تو خبیر ہے
تیری ذات بے نظیر ہے تیری شان جل جلالہٗ

تیرے مثل کوئی احد نہیں تیرے جیسا کوئی صمد نہیں
تیرا کوئی جدامجد نہیں تیری شان جل جلالہٗ

مجھے بخش دے تو غفور ہے تیرا شکریہ تو شکور ہے
تو سراپا نور ہی نور ہے تیری شان جل جلالہٗ

تو نگاہ کر کہ رقیب ہے تو قبول کر کہ مجیب ہے
تو ہر اک ادا سے حسیب ہے تیری شان جل جلالہٗ





ذکر تیرا ہے شب و روز ہے مدحت تیری
جلوہ گر عالمِ امکاں میں ہے وحدت تیری

آدم و حوا کی تخلیق ہے حکمت تیری
مرے مولیٰ حدامکاں میں ہے شہرت تیری

پڑھتے رہتے ہیں تیری حمد و ثنا لیل و نہار
گوشے گوشے میں بیاں ہوتی ہے عظمت تیری

خود ہی فرمایا کہ رحمان بھی رحیم بھی ہے
سربہ سجدہ ہیں ہمیں چاہئے نصرت تیری

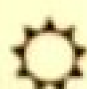
کوئی فرعون ہو بوجہل یا ہامان و لہب
تجھ سے ڈرتے ہیں سبھی سب پہ ہے ہیبت تیری

ہر طرف عالم امکاں میں ہے کہرام کوئی
اے خدا چاہئے اب چشم عنایت تیری

دستِ قدرت میں ہے اقصائے عرب اور عجم
جس طرف دیکھوں نظر آئے حکومت تیری

عزمؔ پر بھی تو ذرا چشم عنایت کردے
''منبعِ جود وسخا عام ہے رحمت تیری''





جو کچھ ہے دسترس میں وہ سب ہے کام تیرا
سارے جہاں سے افضل ، اعلیٰ مقام تیرا

تو جانتا ہے سب کچھ یہ بھی صفت ہے تیری
تو دیکھتا ہے سب کو ایسا ہے کام تیرا

دن رات سب پہ تیری نظرِ کرم ہے مولیٰ
"رحمت تری صفت ہے رحمان نام تیرا"

بزِ زمین تیری اور سارے آسماں بھی
تو رب ہے سب جہاں کا عالم تمام تیرا

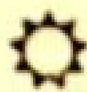
حدِ نظر میں ہے سب خلقت تمام تیری
تو رب ہے سب جہاں کا جگ ہے غلام تیرا

پڑھتے ہیں سب قصیدے عظمت کے تیری مولی
وردِ زباں ہے سب کے ذکرِ مُدام تیرا

سب تبع ہیں تیرے ہم بھی اور انبیاء بھی
اُن سے ہی سب ملا ہے نام و پیام تیرا

حمد و ثنا میں مولی رہتا ہے روز و شب ہی
یہ عزمؔ ناتواں بھی جو ہے غلام تیرا





دشت و جبل میرے خدا، آب و حباب کچھ نہیں
تیری مثال کبریا، تیرا جواب کچھ نہیں

سجدے میں سر رکھے ہوئے دنیا میں کھوئے کھوئے سے
ایسی صلوٰۃ سے فائدہ جس کا ثواب کچھ نہیں

اے رب ذوالجلال تو مجھ کو ذرا سنبھال تو
خالی تو ہے دامن مرا بہر حساب کچھ نہیں

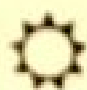
کس میں کہاں ہے بات یہ تیری ہے کائنات یہ
کتنے حسیں صبح و ماہ جن کا جواب کچھ نہیں

قرآں یہ لاجواب ہے، دنیا سے اک خطاب ہے
اک ضابطہ حیات کا باقی نصاب کچھ نہیں

تسبیح جو پڑھتے رہے، مدحت تری کرتے رہے
دن رات اور صبح و مسا ان کا جواب کچھ نہیں

آنا ہے تیرے پاس ہی سب کو پتہ بھی ہے یہی
لیکن ابھی تو اے خدا بہرِ حساب کچھ نہیں





راتوں کو جاگ جاگ کر بندے خدا کا نام لے
جنت میں گھر بنا کوئی رشکِ مہ تمام لے

کرتا رہے حمد وثنا آٹھوں پہر صبح ومساء
حمدِ خدا کے ساتھ ہی تو مصطفیٰؐ کا نام لے

سب مضطرب ہیں کس لئے اب منتشر ہیں اس لئے
یہ وقتِ انتشار ہے عقل وخرد سے کام لے

کرتا ہے ناپ تول جب تو وزن بھی ہو ٹھیک سب
جائز ہے جو بھی بات اب ہر شے کا اپنی دام لے

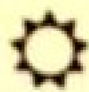
ہیں جو ردائے خاص یں، بیٹھے ہیں تیری آس میں
ہیں سب پھٹے لباس میں ان کا بھی تو سلام لے

کیا ہے یہ وجہ تیرگی، پہنچی نہ ان تک روشنی
ان کی نہیں خطا کوئی، ان سے نہ انتقام لے

واماندۂ جنوں ہیں سب جو حوصلے ہیں پست اب
یہ وصف ہے تجھی میں رب گرتے ہوؤں کو تھام لے

ہے عزم بھی بندۂ ترا کرتا ہے بس حمد و ثنا
وہ ہے غلامِ مصطفیٰؐ اس کا بھی اب سلام لے





حمد میں مصروف ہیں صبح و مساء لیل و نہار
جس کی چشمِ ملتفت سے ہوگا سب کا بیڑا پار

چشمِ ربِّ کل جہاں میں ہے، بہت جن کا وقار
خیمہ زن ان کے چمن میں روز رہتی ہے بہار

دامنِ عصیاں کو یکسر پاک کر دیتا ہے جو
بغض و کینہ اور کدورت خاک کر دیتا ہے جو

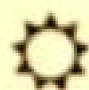
اس کی بخشش اور عنایت کا ہی چرچہ کیجیے
قریہ قریہ ہر گلی کوچے میں ہر جا کیجیے

ذرے ذرے سے عیاں ہے وحدتِ کل کا وجود
کیجئے اس کی عبادت اس کی پوجا کیجئے

ہے وہی رحمان جس کی رحمتیں ہیں بے کراں
نور سے روشن ہیں جس کے سب زمیں و آسماں

ہم عبادت آپ کی کرتے ہیں ربِّ کائنات
کیجئے ہم پر عنایت کیجئے چشمِ التفات





حمد وثنائے پاک میں تا عمر رہنا ہے مجھے
جس نے اک تنویرِ الفت سے نوازا ہے مجھے

ذاتِ باری کا سراپا میں ہوں ممنونِ کرم
حمد پڑھنا نعت لکھنا جو سکھاتا ہے مجھے

دیدہ زیب و دل نشیں، سارا جہاں لگنے لگا
خالقِ کونین نے جب سے سنوارا ہے مجھے

ہے وہی حمد و ثنا صبح و مساء جس کی کروں
بس وہی جو حمد کی توفیق دیتا ہے مجھے

بندہ خالق ہوں میں اور اشرف المخلوق بھی
یہ بتا تو کیا کوئی نادان سمجھا ہے مجھے

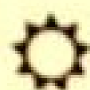
رات و دن آٹھوں پہر یہ کاوشِ جاں ہے مری
سب گناہوں کو خدا سے بخشوانا ہے مجھے

اے خدائے عزوجل اتنا ذرا مجھ کو بتا
زندگی کے کون سے شعبے میں رکھا ہے مجھے

جس نے لفظِ کن سے کی تخلیق ساری کائنات
ہاں اسی کے پاس اک دن لوٹ جانا ہے مجھے

دستِ قدرت میں اسی کے عالمِ امکاں ہے عزمؔ
جس نے عزمؔ ناتواں اپنا بنایا ہے مجھے

☆☆



تری ذات پاک ہے اے خدا، ترے مثل کوئی بھی شے نہیں
کرتے ہیں سب تیری ثنا ترے مثل کوئی بھی شے نہیں

تو کلِ شی قدیر ہے، تو سب کا علیم وخبیر ہے
تری ذات سمیع وبصیر ہے ترے مثل کوئی بھی شے نہیں

ترا حسن لازوال ہے، ترا عشق بے مثال ہے
تری ذات باکمال ہے ترے مثل کوئی بھی شے نہیں

ہر شے میں ترا ظہور ہے، ہر سمت نور ہی نور ہے
ترے عشق میں کیا سرور ہے ترے مثل کوئی بھی شے نہیں

تری خلق زمیں و آسماں ، ترا رحم وکرم ہے بے کراں
ہر ایک شے میں ہے تو عیاں ترے مثل کوئی بھی شے نہیں

کہاں عزمؔ کی مجال ہے ترے بن تو سب محال ہے
تری ذات بے مثال ہے ترے مثل کوئی بھی شے نہیں





تری ذات پاک مولیٰ تری ذات لا الہ ہے
مرے پاس جو ہے سب کچھ وہ فقط تری عطا ہے

میں بھٹک رہا تھا دردر مگر اے خدائے برحق
جو کتاب تو نے دی ہے مجھے ایک آئینہ ہے

نبی اور رسول تو نے زمیں پر اتارے تا کہ
ہمیں معرفت ہو اس کی کہ رہ حیات کیا ہے

یوں مٹائے تفرقے سب کوئی ہے بڑا نہ چھوٹا
کوئی اب نہیں ہے آقا نہ غلام ہی بچا ہے

تو نے آخری نبیؐ کو جب اتارا ہے زمیں پر
جو کتاب تو نے دی ہے وہ مکمل ضابطہ ہے

دی صدائے حق اسی نے کہ اے زمیں کے لوگو
مری بات تم جو، مانو وہی حق ہے لا الٰہ ہے

تم الجھ کے رہ نہ جاؤ کہیں لہو اور لعب میں
بس یاد اس کو رکھنا جو سبھی سے ماورا ہے

یہ کائنات کل جو سجائی ہے اسی نے
وہی رب لا الٰہ ہے وہی رب لا الٰہ ہے



فصلِ دوم

(مناجات)



نبیؐ کے طور وطریقے ہی سکھانا یارب
نیک رستے پہ سدا مجھ کو چلانا یارب

چشمِ الطاف وکرم خاص ہو مولیٰ تیری
دینِ اسلام کا دینا وہ خزانہ یارب

گوشہ گوشہ مرے گھر کا ہو معطر جن سے
گھر مرا دین کے پھولوں سے سجانا یارب

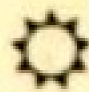
تیری خلقت کبھی مصروفِ عبادت ہے تری
یاد کرتا ہے تجھے سارا زمانہ یارب

دھند ہی دھند کدورت کی ہے ہر سو پھیلی
راستہ صاف ہو جو مجھ کو دکھانا یا رب

ظلمتِ شب کا تسلط ہے جدھر بھی دیکھو
بہر ادراک دیا کوئی جلانا یا رب

حمد میں غرق رہے تیری خدا یا ہر پل
عزؔم کو اپنا بنالے تو دوانا یا رب





مرے مالک مجھے ایسی ادائے بندگی دے دے
سمجھنا جس سے ہو آساں مجھے وہ آگہی دے دے

رہ ادراک میں رخنہ ہے یہ کم مائگی میری
مجھے تو علم و عرفاں کی چمکتی روشنی دے دے

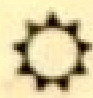
مجھے اخلاص دے ایسا کہ جس سے غیر بھی خوش ہوں
تو وہ کردار دے مجھ کو تو ایسی زندگی دے دے

سبھی سے رشتۂ الفت نبھانے کی تمنا ہے
سبھی کے کام جو آئے وہی دریا دلی دے دے

تردد ہے مرے مولیٰ خسارے میں نہ رہ جاؤں
خطائیں بخش دے میری مجھے وہ سرخوشی دے دے

مرے مولیٰ تو عزمؔ ناتواں پر بھی کرم کر دے
سنور جائیں زمیں و آسماں وہ آگہی دے دے





مرے مالک مجھے اذن سفر دے
مدینے کا سفر آسان کردے

دکھا دے گنبد خضرا مجھے بھی
عنایت کی نظر مجھ پر بھی کردے

یہی سنتے ہیں ہجرت میں ہے برکت
مجھے مکّے کی سیدھی رہ گزر دے

تری رحمت کا دریا بیکراں ہے
مرے دامن کو تو رحمت سے بھردے

عبادت ہی عبادت میں جو گزرے
مری ہر رات کو ایسی سحر دے

جو کام آئیں سبھی کے یا خدایا
مری تحویل میں لعل و گہر دے

جو لائق ہو تری حمد و ثنا کے
وہی فہم و فراست کی نظر دے

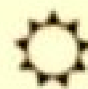
جو گزری ہے تری اُلفت میں اب تک
اسی کا اب مجھے کچھ تو ثمر دے

ترے در سے گیا ہے کوئی خالی
تو جھولی عزمؔ کی رحمت سے بھر دے



فصلِ سوم

(نعتیں)



احمدِ مختار کی آمد کی تیاری ہوئی
ہر طرف پھر اک مسرت کی فضا طاری ہوئی

دارِ عبدالمطلب میں شور اک برپا ہوا
آمنہ بی بیؓ کے گھر نورِ ہدیٰ پیدا ہوا

آسمانوں سے فرشتے صف بہ صف آنے لگے
وادیٔ بطحا میں ہر سو پھول برسانے لگے

ایک کاہن دیکھنے یثرت سے آیا تھا وہاں
ہے وہی گوہر کہ ہے توریت میں جس کا بیاں

آمنہ کے لال کو جب گود میں اس نے لیا
اور کہا اس نور کو پیغمبری ہوگی عطا

آسمانی سب کتب میں ہے یہی لکھا ہوا
ہیں یہ ختم المرسلین شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ

سر سے سایہ باپ کا بعثت سے پہلے اٹھ گیا
اور کفالت کا تھا زیرِ غور بابِ مدعا

ماں نے فرض عین، خود کاندھوں پہ اپنے لے لیا
بہ ہر صورت سلسلہ یہ چھ برس چلتا رہا

چھ برس کے تھے محمدؐ ماں بھی جب رخصت ہوئیں
مسئلہ تب پرورش کا آ گیا پھر سے وہیں

اولاً یہ فرض۔ عبدالمطلب نے خود لیا
اور پوتے کی کفالت اپنے ہاتھوں سے کیا

سلسلہ کچھ ہی دنوں تک پھر کفالت کا چلا
آٹھ سالوں بعد اب دادا کا سایہ بھی نہ تھا

پھر ابو طالب چچا نے پرورش کی ٹھان لی
تھی یہی اللہ کی مرضی انہوں نے مان لی

پھر کفالت کا نیا اک بابِ احمدؐ کھل گیا
ہر طرح یہ فرض بوطالبؑ نے پھر پورا کیا

کچھ شعور آیا انہیں جب فہم بیداری ہوئی
اذنِ رب سے، پھر محمدؐ نے حرا کی راہ لی

اور حبیب کبریا غار حرا جاتے رہے
پھر تو جبریل امیں اکثر وہاں آتے رہے

یہ مقدس سلسلہ تھا عبد اور معبود کا
کیونکہ یہ اللہ کا تھا اک مقدس فیصلہ

جب وہاں پہلے پہل آئے تھے جبریل امیںؑ
نسخۂ اک کیمیا لائے تھے جبریل امیںؑ

پھر مقدس وہ گھڑی آنی تھی جو آ ہی گئی
اور نبوت احمد مختارؐ کو سونپی گئی

کائناتِ کل جہاں پر یہ عنایت کی گئی
احمد مختارؐ پر اتمام حجت کی گئی

سب سے پہلے بی خدیجہؓ کو سنایا آپؐ نے
اور حرا میں پیش جو آیا بتایا آپؐ نے

سر سے پا تک تھے پسینے میں محمد مصطفیٰؐ
لرزہ بر اندام تھے کیسے حبیب کبریاؐ

خوف کیسا تھا جو ایسی کیفیت طاری ہوئی
مصلحت اک خاص تھی اس میں کوئی اللہ کی

بی خدیجہؓ نے کہا کہ اے محمد مصطفیٰؐ
بات ہے کچھ خاص جو یہ واقعہ برپا ہوا

آسماں سے پھر محمدؐ پر وحی آنے لگی
شکل میں قرآن کے تب روشنی آنے لگی

پھر تو سدرۃ سے زمیں تک سلسلہ قائم ہوا
عبد اور معبود میں اک رابطہ قائم ہوا

اور نبیؐ کے پاس جبریل امیںؑ آتے رہے
اور پیغامِ خدا بندوں کو پہنچاتے رہے

کم سوا تیئیس برس یہ سلسلہ چلتا رہا
ضابطے کی شکل میں قرآں عطا ہم کو ہوا

اور فرمایا یہ رب نے بات سن لینا سبھی
اب کوئی پیغامبر تم میں نہ آئے گا کبھی

زیدؓ کو تو کم سنی میں یہ شرف حاصل ہوا
اور علیؓ کو دین احمد کا شغف حاصل ہوا

اور خدیجہ بیؓ کو دین حق سے سرشاری ہوئی
پھر کسی ذی ہوش کو ہرگز نہ دشواری ہوئی

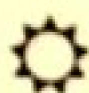
حضرت صدیقؓ اکبر بھی مسلماں ہو گئے
دھیرے دھیرے سب عرب میں اہل ایماں ہو گئے

ہاں مگر اس راہ میں تو مشکلیں آئیں بہت
اول اول کفر نے چوٹیں بھی پہنچائیں بہت

معرکے جنگ و جدل کے سیکڑوں سہنے پڑے
دین حق میں تب کہیں شامل ہوئے چھوٹے بڑے

قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں لرزہ آ گیا
اور عرب سے تا عجم دین محمدؐ چھا گیا

صلی اللہ علیہ وسلم



رات و دن صبح و مساء نعت پڑھا کرتے ہیں
ہم تو بے لوث محمدؐ سے وفا کرتے ہیں

میرے اللہ بڑائی ہے فقط تیرے لئے
تیرے نبیوں سے یہی لوگ سنا کرتے ہیں

کردے امت میں محمدؐ کی سبھی کو مولیٰ
ہم یہی تجھ سے ہمہ وقت دعا کرتے ہیں

تیرے پیغام محمدؐ سے ملے ہیں ہم کو
ہم ترے بعد محمدؐ کی ثنا کرتے ہیں

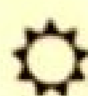
ہم بھی ان بدر کے شیدائیوں میں ہیں مولیٰ
مصطفیٰؐ جن کے لئے تجھ سے دعا کرتے ہیں

اے خدا امتِ احمد کو اماں میں رکھنا
جان دے کر جو تیرا قرض ادا کرتے ہیں

عارفِ ذات ہیں ہم جس کے توسط سے خدا
بعد تیرے اسی اُمّی کی ثنا کرتے ہیں

عزم کو ہے ترے بندوں سے محبت مولیٰ
جو بہر حال فقط تجھ سے وفا کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم



رب کا فرمایا ہے فرمانِ رسولؐ
کیا انوکھی شان ہے شانِ رسولؐ

تھیں محمدؐ کو بہت دل سے عزیز
بنتِ احمدؐ فاطمہؓ جانِ رسولؐ

بعد از اللہ رتبہ آپؐ کا
کیا نرالی شان ہے شانِ رسولؐ

جس کسی کو بھی سعادت یہ ملی
اشرف الاعلیٰ ہے مہمانِ رسولؐ

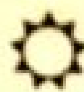
فرش سے تا عرش ہے جلوہ گری
کیا ہی ہے معجز نما شانِ رسولؐ

حق و باطل میں تفاوت پر یقیں
مرحبا یہ بھی ہے فیضانِ رسولؐ

اے خدا یہ التجا ہے حشر میں
ہو مرے ہاتھوں میں دامانِ رسولؐ

امتی ان کا ہے عزؔم ناتواں
ہیں مرے ماں باپ قربانِ رسولؐ

صلی اللہ علیہ وسلم



اس ربِ کائنات کا شہ کار میں بھی ہوں
اشرف ہوں اور صاحبِ کردار میں بھی ہوں

چشمِ کرم اے ساقیٔ کوثر ہو آپؐ کی
سب نعمتوں کا دل سے طلب گار میں بھی ہوں

زیرِ زباں جو کلمۂ طیب کا ورد ہے
اس خالقِ کونین کا شہ کار میں بھی ہوں

یہ التجائے خاص محمدؐ ہے آپ سے
اک سایۂ رحمت کا طلب گار میں بھی ہوں

غیروں سے بھی خلوص و محبت اے مصطفیٰؐ
ایسی نوازشوں کا سزاوار میں بھی ہوں

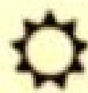
اک چشمِ عنایات جو ہوجائے ادھر بھی
کم مائیگی ہے مجھ میں گنہگار میں بھی ہوں

خالی کوئی بھی آپؐ کے در سے نہیں گیا
اس رہ گزر میں احمدِ مختار میں بھی ہوں

جس کشتیِ ایماں کے محمدؐ ہیں کھویا
اس کشتیِ ایمان کی پتوار میں بھی ہوں

بے لوث پیار بچوں سے اے عزمؔ ناتواں
ایسی محبتوں کا پرستار میں بھی ہوں

صلی اللہ علیہ وسلم



میں شیدا ہوں محمدؐ کا خدا کی مہربانی ہے
وہی جس کی زمیں و آسماں میں حکمرانی ہے

میں رات و دن محمد مصطفیٰؐ کی نعت پڑھتا ہوں
پڑھو تم بھی اسی میں دو جہاں کی کامرانی ہے

تمہیں خیرالوریٰ نے جو بتایا ہے جہاں والو
چلے جاؤ اسی پر راستہ بھی کہکشانی ہے

غلامِ احمدِ مختار ہوں آزاد پھرتا ہوں
مکاں ہے بے در و دیوار چھت اک آسمانی ہے

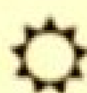
خدا نے رحمتِ عالمؐ کو ایسا مرتبہ بخشا
''جدھر دیکھو جمالِ مصطفیٰؐ کی ضو فشانی ہے''

تصور میں بسا ہے روضۂ اطہر مرے اب بھی
ذرا دیکھو رخِ مومن پہ کتنی شادمانی ہے

جسے دیکھا اسی کو ظلم کی تائید میں دیکھا
وہ شاید یہ سمجھتا ہے کہ دنیا جاودانی ہے

مجھے بھی آبِ کوثر کا عطا اک جام ہوجائے
کہ عزؔم ناتواں میری اسی میں کامرانی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



ہے مجلس للہ بھی یہ دربار مصطفیٰؐ
نامِ خدا کے ساتھ ہے سرکارِ مصطفیٰؐ

ہوجائے جو اک بار عنایت کی نظر بھی
اللہ کے بندے ہیں طلب گار مصطفیٰؐ

دنیا کی جس نے صورت حالات بدل دی
''اللہ رے کرشمۂ کردارِ مصطفیٰؐ''

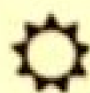
اذن خدا سے جو بھی اگایا ہے آپؐ نے
شاخِ شجر ہر اک ہے ثمر بارِ مصطفیٰؐ

بو بکرؓ و عمرؓ، حیدرؓ و عثمانؓ جیسے بھی
ایسے کہاں ملیں گے یارِ غارِ مصطفیٰؐ

باغِ ارم کی راہ ہمیں بھی دکھائے
پیرو ہیں ہم بھی قافلہ سالارِ مصطفیٰؐ

کر آیئے دیدار تو غارِ حرا کا عزمؔ
ملتے وہاں ہیں آج بھی آثارِ مصطفیٰؐ

صلی اللہ علیہ وسلم



''سرکار کی باتیں ہیں کہ قرآن کی خوشبو''
ہیں سب مرے اللہ کے فرمان کی خوشبو

اللہ کے بندے یہ وضع دار بہت ہیں
آتی ہے در و بام سے مہمان کی خوشبو

تا حشر فضاؤں میں جو قائم یہ رہے گی
بوبکرؓ و عمرؓ، حیدرؓ و عثمان کی خوشبو

ایسا نہ ہو کہ جنت الفردوس یہیں ہو
آتی ہے فقط مجھ کو مسلمان کی خوشبو

سب عطر میں ڈوبے ہیں درو بام محمدؐ
ہر سو ہے فقط آپ کے فیضان کی خوشبو

کھانا بھی بہت خوب ہے اے سرورِ عالمؐ
ہے مطبخ مومن میں جویں نان کی خوشبو

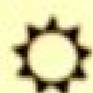
اللہ کا بندہ ہوں ثنا خوانِ محمدؐ
نعتوں میں بسی ہے مرے ایمان کی خوشبو

رحمت ہے صفت آپ کی اے رحمت عالمؐ
تا حد نظر ہے اسی ایقان کی خوشبو

ایماں کی ضیا آپؐ سے پہنچی جو یہاں تک
ہر سمت ہے بکھری ہوئی عرفان کی خوشبو

ہے عزؔم بہت آپؐ کا دیوانہ محمدؐ
دل میں ہے بسی اس کے جو رحمٰن کی خوشبو

صلی اللہ علیہ وسلم



ظلمت شب تھی عالم میں بکھری ہوئی
ہر طرف تھی یہاں تیرگی تیرگی
آپؐ آئے تو ہر سو اُجالا ہوا
آپؐ کے نور سے ہوگئی روشنی
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر

جس سے دونوں جہاں کو ملی آگہی
چاند تاروں میں بھی ہے وہی روشنی
یہ پیام محبت ہے سب کے لئے
سب پہ لازم ہے اللہ کی بندگی
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر

ماہِ کامل سے جب جلوہ گر ہوگئے
پھر تو روشن سبھی بام و در ہوگئے
سب مقدر کے لعل وگہر ہوگئے
ظلمتِ شب کی آخر سحر ہوگئی
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر

رحمتِ عالمِ دوجہاں آپؐ ہیں
سچ تو یہ ہے کہ بس آسماں آپؐ ہیں
سب سے ارفع واعلیٰ ملا مرتبہ
خالقِ کل جہاں کی ہیں جلوہ گری
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر

آپؐ لے کر چلے قافلہ دین کا
طے ہوا جس سے ہر مرحلہ دین کا
آپؐ پیغامِ حق کے نگہبان ہیں
اذنِ رب سے ہوئی آپ کی دلبری
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر

مجھ کو شیدا محمد کا کس نے کہا
مرتبہؑ خاص مجھ کو یہ کس نے دیا
ہے لازم اسی کی فقط بندگی
یہ محمدؐ سے مجھ کو ملی . آگہی
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر
اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر

صلی اللہ علیہ وسلم



چشمِ الفت نبیؐ کی جدھر ہوگئی
داستانِ الم مختصر ہوگئی

ماہ و انجم فلک پر سجائے ہوئے
کہکشاں بچھ گئی رہ گزر ہوگئی

آپ کے عشق میں اس طرح کھوگیا
آنکھوں آنکھوں میں کیسے سحر ہوگئی

جب مدینے کا دل میں خیال آگیا
زندگی بے گماں بے خبر ہوگئی

زندگی کے سفر میں اکیلا تھا میں
یادِ شاہِ اُمم ہم سفر ہوگئی

اوسؔ وخزرؔج سے باطل پرستوں پہ بھی
ان کے رحم و کرم کی نظر ہوگئی

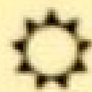
آپ کی پیروی میرا ایمان ہے
راہِ حق ہی مری رہ گزر ہوگئی

دردِ دل کا کوئی اور درماں نہ تھا
فکرِ خیر الوریٰ چارہ گر ہوگئی

خطبۂ آخری جب دیا آپ نے
اہلِ ایمان کی آنکھ تر ہوگئی

جب بھی مانگا وسیلے سے کچھ آپ کے
ہر دعا عزؔم کی معتبر ہوگئی

صلی اللہ علیہ وسلم



مسلماں تمہیں یہ سعادت ملی ہے
جو ایمان کی تم کو دولت ملی ہے

حسد بے سبب دل میں رکھتے ہیں ظالم
جنہیں غیر سے خوئے بدعت ملی ہے

زمیں آسماں جو اٹھائے ہیں سر پر
یہود و نصاریٰ کی خصلت ملی ہے

عطا خاص ہے بنتِ حوّا پہ رب کی
محمدؐ کے صدقے میں عظمت ملی ہے

بلندی پہ ہے میری قسمت کا سورج
غلامِ محمدؐ کو شہرت ملی ہے

زیارت کی لو دل میں جلوہ فگن ہے
درِ حق سے مجھ کو یہ چاہت ملی ہے

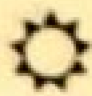
یہی روضۂ مصطفیٰؐ ہے ٹھہر جا
مرے دل یہیں سے محبت ملی ہے

ہیں حیرت میں انجم، مہ و مہر تاباں
درِ مصطفیٰؐ سے جو نسبت ملی ہے

زمیں آسماں محوِ حیرت نہ ہوں کیوں
مجھے مصطفیٰؐ کی محبت ملی ہے

جو پیرو محمدؐ کے ہیں عزم ان کو
عطا ہوگی جنت بشارت ملی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

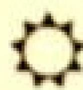


جو سدرہ پہ پہنچے تو جبریل بولے
یہی حد ہے آگے نہ ہم جا سکیں گے

ذرا اور آگے قدم جو بڑھایا
تو پھر اے محمدؐ یہ پر جل اٹھیں گے

یہاں سے اکیلے سفر آپ کا ہے
مگر واپسی پر یہیں ہم ملیں گے

صلی اللہ علیہ وسلم



حبیب کبریا، خیرالوریٰ، بدرالدجیٰ دیکھوں
شہ والا مدینہ دل کی آنکھوں سے ذرا دیکھوں

کہ جس نورِ رخِ زیبا سے ایماں کی کرن پھوٹی
میں اس نورِ رخِ احمدؐ کی دنیا میں ضیا دیکھوں

ہیں جن کے یار صدیقؓ و عمرؓ، عثمانؓ اور حیدرؓ
انہیں کی خاک پا بن کر رہنے کی فضا دیکھوں

مرے مولا حجازی دل مجھے بھی تو عطا کر دے
جو پاک و صاف عصیاں سے ہو اپنا آئینہ دیکھوں

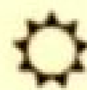
مرے اللہ خوابوں کی مرے تعبیر مثبت ہو
شہ لولاک کے نقشِ قدم میں بارہا دیکھوں

رہ طاغوت کی تاریکیاں ہر سو جو پھیلی ہیں
جلا کر راکھ کر دے جو وہ آتش زیرپا دیکھوں

مدینے سے جو لوٹا ہوں عجب ہے کیفیت دل کی
تصور کی ہی آنکھوں سے انہیں جلوہ نما دیکھوں

یہی رہ رہ کے دل میں عزمؔ آتا ہے خیال اکثر
شرف مل جائے تو پھر روضۂ خیرالوریٰ دیکھوں

صلی اللہ علیہ وسلم



سبھی کے واسطے جو ابر رحمت بن کے آئے تھے
وہ اک انساں صفت عالم کی زینت بن کے آئے تھے

اندھیرے چھٹ گئے ہر سو اجالے کی کرن پھوٹی
محمدؐ جو مہ تاباں کی صورت بن کے آئے تھے

انہیں معراج پر رب نے بلایا عظمتیں بخشیں
بنی انسان کی خاطر جو رفعت بن کے آئے تھے

ملی تھی سرفرازی بدر کے میداں میں بھی جن سے
وہ مظلوموں کے آقا دستِ قدرت بن کے آئے تھے

خدا کے ساتھ ہے جلوہ گری نامِ محمدؐ کی
جہاں کی جو مکمل شان وشوکت بن کے آئے تھے

انہی کے فیض سے عالم میں سیرابی ملی سب کو
خدائے پاک کی جو حمد ومدحت بن کے آئے تھے

انہی کے نام سے آسودگی ملتی ہے مفلس کو
غریبوں اور مسکینوں کی طاقت بن کے آئے تھے

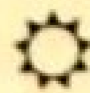
انہی کا نام میں وردِ زباں رکھوں بہر صورت
جو اس دنیا میں انسانوں کی عظمت بن کے آئے تھے

وہ جن کے سامنے جھکتے تھے سر فرماں رواؤں کے
شہ والا مدینہ جاہ وحشمت بن کے آئے تھے

ہم گفتار تھے صدیقؓ ،عمرؓ ،عثمانؓ اور حیدرؓ
جو ان پھولوں کی خاطر بزم نکہت بن کے آئے تھے

مقامِ رحمت اللعلمین کا عزمؔ کیا کہنا
جو سب کے واسطے پیغام رحمت بن کے آئے تھے

صلی اللہ علیہ وسلم



اے محمدؐ حبیب خدا آپؐ ہیں
دین و دنیا کا روشن دیا آپؐ ہیں

ہر سو ہے آپؐ کے نور کی روشنی
ارضِ خاکی پہ جلوہ نما آپؐ ہیں

مفلسوں کے فقط آپ مونس نہیں
سچ ہے یہ سب کے مشکل کشا آپؐ ہیں

زد میں طوفاں۔ کے کیسے رہیں کشتیاں
جن کی پتوار ہیں ناخدا آپؐ ہیں

راہ سے میں بھٹک جاؤں ممکن نہیں
اے محمدؐ مرے رہ نما آپؐ ہیں

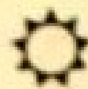
آپ خیر الوریٰ آپ بدر الدجیٰ
اے محمدؐ شہ انبیاء آپؐ ہیں

حُبِ احمدؐ سے وہ تربہ تر ہوگئیں
بی حلیمہ کے دل کی دُعا آپؐ ہیں

رب نے رتبہ سبھی سے بڑا دے دیا
بندشوں سے سبھی ماورا آپؐ ہیں

آپ کی پیروی عزمؔ کرتے رہیں
زندگی کا فقط مدعا آپؐ ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم



تیرے ذمے خدا کا جو پیغام ہے
دینِ اسلام ہے دینِ اسلام ہے

لب پہ بہرِ خدا جو ترا نام ہے
مجھ پہ تیری محبت کا الزام ہے

میں ترے عشق میں اس طرح کھوگیا
سرخ رو ہے جنوں عقل بد نام ہے

جس کو تجھ سے محبت نہیں ہوسکی
دین ودنیا میں وہ شخص ناکام ہے

حشر میں جو ملے دامنِ مصطفیٰؐ
لب پہ بس یہ دعا صبح تا شام ہے

اے محمدؐ درود وسلام آپؐ پر
ذکرِ صلو علی ہی مرا کام ہے

سبز گنبد کو دیکھا ہے جس روز سے
پرسکوں چشم ہے دل کو آرام ہے

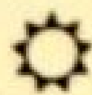
ہاشمی ہے محمدؐ گھرانا ترا
جدِّ امجد میں اک مطلب نام ہے

تجھ سے لو جو لگی ہے عجب بے بسی
کیا محبت کا میری یہ انجام ہے

ذرہَ خاک طیبہ جو بن جاؤں میں
اس سے بڑھ کر بھی کیا کوئی انعام ہے

لو چراغِ سحر کی جو دھندلا گئی
ہر طرف عزمؔ کیسا یہ ابہام ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



وہ جذبات صدق و صفا مانگ لوں گا
میں شفاف اک آئینہ مانگ لوں گا

جہاں سے وہ گزرے جدھر سے بھی گزرے
خدا سے وہی راستہ مانگ لوں گا

گھٹا ابرِ رحمت کی برسے جہاں پر
میں سب کے لئے یہ دُعا مانگ لوں گا

عبادت تھی آقا کی تنہائیاں تھیں
خدا سے وہ غارِ حرا مانگ لوں گا

درودِ محمدؐ ہے جس کی زباں پر
وہ اپنے لئے ہم نوا مانگ لوں گا

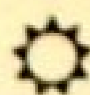
ضیائے مقدس ہے جس کی جہاں میں
وہی حق سے روشن دیا مانگ لوں گا

ملا حشر میں مصطفیٰؐ کا جو دامن
محبت کا اپنی صلہ مانگ لوں گا

نظر آؤں جس میں بہ شکلِ مسلماں
میں رب سے وہی آئینہ مانگ لوں گا

جو سوئے حرم ہے رواں قافلہ عزمؔ
میں وہ ذرۂ خاکِ پا مانگ لوں گا

صلی اللہ علیہ وسلم



خدائے پاک سے ہے اک عجب رشتہ محمدؐ کا
بڑھائی شان رتبہ کردیا اعلیٰ محمدؐ کا

عجب سی تشنگی آنکھوں میں ہے دیدار طیبہ کی
دکھادے اے خدا خوابوں میں ہی جلوہ محمدؐ کا

امام الانبیاءؑ رب نے بنایا ہے محمدؐ کو
سبھی نبیوں میں ہے سب سے بڑا رتبہ محمدؐ کا

بھٹکنے کیلئے ہی چھوڑ دے یثرب کے کوچوں میں
کسی دن تو نظر آجائے گا روضہ محمدؐ کا

مکمل ہو گئے جس دن ضوابطِ ہائے کل عالم
تو پھر جاری ہوا عرفات سے خطبہ محمدؐ کا

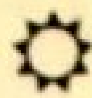
وفورِ شوق میں آنکھیں چھلکنے ہی نہ لگ جائیں
کبھی جب یاد آئے گنبدِ خضرا محمدؐ کا

یہ رنگ و نور کی دنیا بھی تو بے کیف ہی ہوتی
اگر سر میں مرے ہوتا نہیں سودا محمدؐ کا

لئے دیدار کی حسرت ہر اک لمحہ ان آنکھوں میں
بہت ہی مضطرب رہتا ہے دیوانا محمدؐ کا

تمنا ہے یہی اس کی، یہی ہے آرزو دل میں
کہ جا کر دیکھ آئے عزمؔ پھر روضہ محمدؐ کا

صلی اللہ علیہ وسلم



وہی رستہ جو طیبہ کو گیا ہے
وہی تو ہے جو سیدھا راستہ ہے

سبھی کی کشتیِ دل کا کھیویا
محمدؐ مصطفیٰ صلِ علیٰ ہے

تمام عالم میں یہ جو روشنی ہے
یہی دینِ محمدؐ کی ضیا ہے

شریعت کی ہوئی تکمیل اُن پر
محمدؐ بانیِ دینِ خدا ہے

ہوا پیغام جاری منتہیٰ سے
حبیبِ کبریا خیرالوریٰ ہے

جہاں آرام فرما ہیں محمدؐ
بڑی پرکیف اس در کی فضا ہے

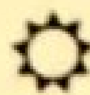
وہیں سے آرہی ہے یہ بھی شاید
بہت ہی بے گماں بادِ صبا ہے

یہی ہے منبعِ علم وصداقت
مدینہ مرکزِ رشد و ہدیٰ ہے

کمالِ نعت گوئی ہے جو حاصل
بڑی مشکل سے یہ رتبہ ملا ہے

چلو اے عزمؔ ہم بھی دیکھ آئیں
جہاں سے دین کا روشن دیا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



محمدؐ تم حبیب کبریا ہو
عبد و معبود میں اک رابطہ ہو

تمہی ہو باعثِ تخلیقِ عالم
تمہی تو پرتو نورِ خدا ہو

بھٹکنے کا نہیں ہے خوف دل میں
محمدؐ تم جو میرے رہ نما ہو

سرِ ساحل سفینے بھی لگیں گے
تمہی جب کشتیوں کے ناخدا ہو

ہے منصب ارفع و اعلیٰ تمہارا
محمدؐ تم امام الانبیاء ہو

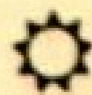
گماں ہوتا ہے ناداں دل کو اکثر
بشر کی وسعتوں سے ماورا ہو

یہی خواہش ہے اوّل اور آخر
کہ ایماں سے مزین دل مرا ہو

مرے ہاتھوں میں دامن روزِ محشر
تمہارا ہی محمدؐ مصطفیٰ ہو

یہی خواہش ہے عزمؔ ناتواں کی
دلِ محزوں میں بس نامِ خدا ہو

صلی اللہ علیہ وسلم



سنتے ہیں کہ مولیٰ کے دلارے ہیں محمدؐ
مومن کو دل و جان سے بھی پیارے ہیں محمدؐ

پیغام ہمارا جو پہنچ جائے خدا تک
ہم بھی تو فقط تیرے سہارے ہیں محمدؐ

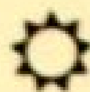
دریائے کرم اس کا کبھی جوش میں آئے
دن رات جسے ہم نے پکارے ہیں محمدؐ

امت کا عجب حال ہے اس دورِ فتن میں
جس سمت سے بھی دیکھو خسارے ہیں محمدؐ

شیطاں کی روش عام ہے عالم میں بہ ہر سو
دن رات کسی طرح گزارے ہیں محمدؐ

اک بار سہی عزمؔ پہ یہ چشمِ کرم بھی
ہم بھی تری امت کے ستارے ہیں محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم



جس دن سے خاکِ پائے محمدؐ ملی مجھے
رہتی ہے اسی دن سے عجب بے خودی مجھے

احساں یہ مجھ پہ آپ کا کیسے بیاں کروں
تفریقِ سچ وجھوٹ ودیعت ہوئی مجھے

دن رات محمدؐ کا وظیفہ پڑھا کروں
ذکرِ نبیؐ سے ملتی ہے بے حد خوشی مجھے

اب اتباعِ رحمتِ عالم میں اے خدا
ہر پل گزارنی ہے مری زندگی مجھے

دل میں یہ بار بار مچلتی ہے آرزو
''مل جائے کاش سایۂ باب النبیؐ مجھے''

دل میں بسی ہوئی ہیں وہ طیبہ کی وادیاں
آتی ہے یاد آپؐ کی پیاری گلی مجھے

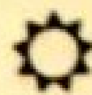
سیرت سے انبیاء کی مجھے بھی ہے آگہی
لیکن عزیز تر ہیں محمدؐ نبی مجھے

آنکھوں میں میری گنبدِ خضرا ہے آج بھی
بادِ صبا نہ چھیڑ ذرا تو ابھی مجھے

منظر تمام کوچۂ یثرب سے ہیچ ہیں
ایسی ہے ان کی ذات سے وابستگی مجھے

پل پل بسر ہوں میرے رہِ مصطفیٰؐ میں عزمؔ
اے کاش مل ہی جائے رہِ آشتی مجھے

صلی اللہ علیہ وسلم



ایسا کوئی بشر تو ابھی تک ملا نہیں
اے آمنہ کا لال جو تم پر فدا نہیں

مقصد ہے اتباعِ محمدؐ مرے خدا
میں منحرف ہوں جس کا مجھے حوصلہ نہیں

میری بساط کیا ہے جو میں نعت لکھ سکوں
اس کا کرم ہے جس کی کوئی انتہا نہیں

یہ احمدِ مختارؐ اسی کے رسول ہیں
وحدت اسی کی یہ کہاں جلوہ نما نہیں

بعد از خدا مقام تمہارا ہے مصطفیٰؐ
تم سے کوئی عظیم شہ انبیاءؑ نہیں

اذنِ خدا سے میں ہوں محمدؐ کا مقتدی
اب اس سے بڑھ کے اور کوئی مرتبہ نہیں

محشر میں کام آئے گی یہ نعتِ مصطفیٰؐ
جس کے سوا کسی کا مجھے آسرا نہیں

یثرب کی وادیوں میں ہو دنیا کی جستجو
ایسے کسی بشر کو کہیں بھی بقا نہیں

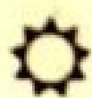
حجت تمام رحمتِ عالم پہ ہوگئی
اب اس نظر میں اور کوئی دوسرا نہیں

بے مثل ہے جمال ترا سید البشر
ایسا تو ایک چاند کوئی با خدا نہیں

بعد از خدا ہے اور کوئی میں ثنا کروں
اے آمنہ کے لال شہ انبیاء نہیں

بد بخت ہیں وہ لوگ کہ جن کے لبوں پہ عزم
نعتِ رسولؐ پاک خدا کی ثنا نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم



کرو اے مسلماں مدینے کی باتیں
جو ہیں پاک جنت کے زینے کی باتیں

دلوں میں ہمارے یہی آرزو ہو
کریں ہم بھی پیارے مدینے کی باتیں

مری کشتیِ دل لرزتی ہے پیہم
کرو کچھ نبیؐ کے سفینے کی باتیں

فضا میرے گھر کی معطر ہے جس سے
یہی ہیں نبیؐ کے پسینے کی باتیں

شریعت سے ہرگز نہ دوری بڑھانا
سدا لب پہ ہوں اس خزینے کی باتیں

نہ رہ جائیں پیاسے لبِ آبجو ہم
کرو آبِ کوثر کے پینے کی باتیں

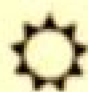
تمہی پیروئے احمد مصطفیؐ ہو
کرو ہم صفیر و مدینے کی باتیں

خدا سے کرو مغفرت کی دُعائیں
یہ ہیں چاک دامن کو سینے کی باتیں

زمیں تا فلک دسترس میں رہیں گے
اگر ہم کریں گے مدینے کی باتیں

محمدؐ ہیں نبیوں میں لعل و گہر عزمؔ
یہ ہیں انبیاء کے نگینے کی باتیں

صلی اللہ علیہ وسلم



سوئے بطحا رواں قافلہ ہوگیا
مالکِ کل کا جب فیصلہ ہوگیا

در سے احمدؐ کے بیحد محبت ملی
اور آساں ہر اک مرحلہ ہوگیا

سر جھکا کے چلو عازمینِ حرم
حد میں طیبہ کی اب داخلہ ہوگیا

جب رسائی ہوئی روضۂ پاک تک
دل میں پھر کوئی محشر بپا ہوگیا

یہ نسیم سحر یوں ہی چلتی رہے
کس قدر یہ سماں جاں فزا ہوگیا

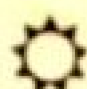
میرے لفظوں کو جنت کی خوشبو ملی
نعت گوئی کا میری صلہ ہوگیا

دل جو ان کی محبت سے سرشار ہے
صاف وشفاف اک آئینہ ہوگیا

خالق کل جہاں اے خدا آپ ہیں
حمد ہی اب میرا مدعا ہوگیا

سارے عالم میں ہے آپ کی روشنی
خانۂ عزمؔ بھی پر ضیا ہوگیا

صلی اللہ علیہ وسلم



نواحِ شہر جاں میں زندگی معلوم ہوتی ہے
ضیائے مصطفیٰؐ پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے

مجھے لعل و گہر سے بڑھ کے بھی معلوم ہوتی ہے
جو دینِ مصطفیٰؐ سے آگہی معلوم ہوتی ہے

بسی ہے نکہتِ ایماں مرے گھر کے دریچوں میں
دل و جاں میں اسی کی بے خودی معلوم ہوتی ہے

وہی دن رات جو مصروف رہتے ہیں عبادت میں
مزاجوں میں انہی کے سادگی معلوم ہوتی ہے

اُجالے کی کرن ہے شہرِ جاں میں ہر طرف پھیلی
اُسی نورِ مبیں کی روشنی معلوم ہوتی ہے

صبا اٹکھیلیاں کرتی ہوئی پھرتی ہے طیبہ میں
مدینے سے بہت وابستگی معلوم ہوتی ہے

ہوا نکہت بداماں ہے فضائیں عطر میں بھیگی
نسیمِ صبحِ بطحا سے چلی معلوم ہوتی ہے

حرا سے چل کے سوئے قوم جو پیغام پہنچا تھا
اسی سے ہر طرف یہ زندگی معلوم ہوتی ہے

یہ دل روشن ہے جس نورِ محمدؐ سے مرے ہمدم
''سرِ فاراں اسی کی روشنی معلوم ہوتی ہے''

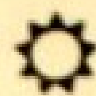
کبھی جب دیکھتا ہوں خود کو میں آئینِ فطرت میں
دلِ ناداں بہت کم مائگی معلوم ہوتی ہے

جہالت کے اندھیرے بڑھ چلے ہیں سارے عالم میں
جبھی تو ہر طرف تیرہ شبی معلوم ہوتی ہے

عجب ہے شور و شر کی کیفیت اقصائے عالم میں
بشر میں عصرِ نو کے کچھ کمی معلوم ہوتی ہے

قدم بھی ٹھیک سے پڑتے نہیں ہیجان ہے دل میں
کوئی یہ عزمؔ طیبہ کی گلی معلوم ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



محمدؐ آپ کی چشم کرم اک بار ہوجائے
تو ہم جیسے گنہگاروں کا بیڑا پار ہوجائے

بہت فرعونیوں نے سر اٹھا رکھے ہیں دنیا میں
فنا فی الفور اب یہ قصۂ اغیار ہوجائے

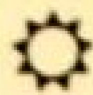
سفارش یہ مرے آقا خدائے پاک سے کردیں
کہ روضے کا دوبارہ آپ کے دیدار ہوجائے

میں سمجھوں گا یہ مجھ پر آپ کا انعام ہے کوئی
اگر چشمِ کرم سے یہ کبھی اظہار ہوجائے

تسلی مل ہی جائے گی مرے دل کو بہرصورت
اگر دیدار طیبہ پھر مجھے اک بار ہو جائے

خدا کے بعد رتبہ آپ کا ہے ارفع و اعلیٰ
نظر لطف و کرم کی عزمؔ پر سرکار ہو جائے

صلی اللہ علیہ وسلم



وہ شہر مکرم ، دیار مدینہ
بڑی جاں فزا ہے بہار مدینہ

پلا دو وہ اک جامِ کوثر مجھے بھی
ابد تک رہے جو خمار مدینہ

ہر اک جان و دل میں مسرت ہے رقصاں
چلے جھوم کر جو بیار مدینہ

گھٹا رحمتوں کی برستی ہے ہر پل
بڑی جاں فزا ہے پھوار مدینہ

ہر اک سو جہاں بے خودی کا ہے عالم
بہت خوش نما ہے جوارِ مدینہ

کبھی بے خود و بے گماں ہیں یہ ہر سو
پیارے ہے باہیں حصارِ مدینہ

ہر اک بوند میں نورِ احمدؐ ہے پنہاں
چمکنے لگے آبشارِ مدینہ

ہے ذرہ ہر اک مثلِ مہرِ درخشاں
ظفریاب ہے یہ غبارِ مدینہ

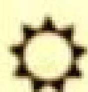
میسر سکوں ہو دلِ مضطرب کو
سرِ حشر اے تاجدارِ مدینہ

جبینِ محبت میں پنہاں ہیں سجدے
یہ ہے عظمت خاکسارِ مدینہ

ازل تا ابد سرخرو کر دے مولیٰ
میں ہوں جان و دل سے نثارِ مدینہ

مسرت کے آنسو محبت کے نغمے
یہی عزؔم ہیں یادگارِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم



درِ خدا سے سبھی کو ضرور ملتا ہے
ہمیں نبیؐ سے یہ عقل و شعور ملتا ہے

وہ آئے جب تو زمانے میں روشنی پھیلی
طلوعِ صبح سے آنکھوں کو نور ملتا ہے

بلند رتبہ و فردوس میں جگہ بخشی
کوئی تو رشتہ نبیؐ سے ضرور ملتا ہے

ابھی شگفتہ ہیں یادوں کے وہ حسین لمحے
درِ نبیؐ سے جو دل کو سرور ملتا ہے

جہاں ہوا تھا وحی کا نزول پہلے پہل
سرا یہ اس کا سرِ کوہِ طور ملتا ہے

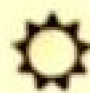
کبھی گزر جو سرِ بزم نعت اس کا ہوا
لعین جا کے کہیں کوسوں دور ملتا ہے

زہے نصیب وہ صلح حدیبیہ واللہ
عرب عجم میں اسی کا سرور ملتا ہے

نبیؐ کے دم سے حلیمہؓ بھی شاد کام رہیں
بلند ان کا سرِ پر غرور ملتا ہے

جلائے رکھتے ہیں دل میں محبتوں کے دیے
انہی میں عزؔم یہ ایماں کا نور ملتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



حیرت میں سبھی لوگ کہاں دیکھ رہے ہیں
اللہ کے نبیؐ کا مکاں دیکھ رہے ہیں

بے خود ہیں سبھی لوگ یہ طیبہ کے سفر میں
ہم ہیں کہ ابھی سود وزیاں دیکھ رہے ہیں

آنکھیں ہیں جمی روضۂ اطہر پہ ابھی تک
ہم گنبد خضرا کا سماں دیکھ رہے ہیں

چھایا ہے کوئی سحر کا عالم کہ بہ ہر سو
اللہ کے بندے یہ کہاں دیکھ رہے ہیں

ہیں عطر میں بھیگی ہوئی طیبہ کی فضائیں
صحرا میں بھی جنت کے نشاں دیکھ رہے ہیں

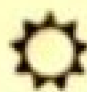
اے کاش سنور جائے یہ اقصائے دو عالم
ہر آن یہی کاوشِ جاں دیکھ رہے ہیں

ہیں دھند میں ایماں کے، چراغوں کی لویں بھی
ہم شہر میں ہر سمت دھواں دیکھ رہے ہیں

یہ شیوۂ دشنام طراری ارے توبہ
اے لوگو! سب اللہ میاں دیکھ رہے ہیں

وہ کوچۂ طیبہ سے گزرنے کی ادائیں
ہم بھی تو کھڑے عزم یہاں دیکھ رہے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم



غیر ممکن ہے کوئی پڑھ لے مرے دل کی کتاب
اک ورق سادہ نہیں یادِ محمدؐ سے جناب

دینِ حق کی جس گھڑی اتمام حجت ہوگئی
دینِ احمدؐ ہے یہی، اسلام ہے عزت مآب

احمد مختارؐ کے دم سے جو پھیلی روشنی
کیجئے حمد وثنا دن رات ان کی اے جناب

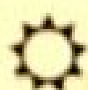
جھولیاں بھرلیں عوض میں آپ بھی اعمال کے
بٹ رہا ہے جنت الفردوس میں اجر و ثواب

محو ہیں حمد وثنا میں اے حبیبؐ کبریا
کہکشاں بھی ماہ وانجم اور درخشاں آفتاب

ماسوا خیرالبشر، خیرالوریٰ کوئی نہیں
جن کو خود معراج میں رب نے بلایا تھا جناب

احمد مختارؐ کی امت میں جو پیدا کیا
تم پہ احساں ہے خدا کا عزمؔ بے حد وحساب

صلی اللہ علیہ وسلم



جس روضۂ اقدس کا مکیں شاہ مبیں ہے
حاصل ہے شرف جس کو وہ طیبہ کی زمیں ہے

کیا اور بھی دنیا میں کوئی اس سے حسیں ہے
واللہ نہیں، کوئی نہیں، کوئی نہیں ہے

واللہ مقدر ہے مدینے کا بہت خوب
طیبہ کی مقدس یہ زمیں سب سے حسیں ہے

انواع اور اقسام کے انعام سے معمور
گلزار وثمر بار مدینے کی زمیں ہے

اقصائے دوعالم میں نہیں کوئی بھی ثانی
انوارِ محمدؐ سے جو روشن یہ زمیں ہے

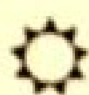
موسیٰ بھی ہوئے طالب دیدار محمدؐ
اسریٰ کی وہ معراج کی شب کتنی حسیں ہے

سدرہ کی بلندی پہ رہا ساتھ بھی جن کا
وہ اور نہیں کوئی وہ جبریل امیں ہے

الفاظ بھی احمدؐ کی ثنا کو نہیں ملتے
بس یادِ محمدؐ جو رگِ جاں سے قریں ہے

محشر میں جو اللہ سے کردیجیے شفاعت
تقدیر امم آپ کے بس زیر نگیں ہے





ہے خلقِ جہاں پر بنائے محمدؐ
گھٹا بن کے رحمت کی چھائے محمدؐ

ادا ہے زباں کی یہ لبیک پیہم
صدائے خدا ہے صدائے محمدؐ

اسی ذاتِ اقدس کا ہے فیض ہم پر
عطائے خدا ہے عطائے محمدؐ

چھپالیں اسی میں سبھی عیب اپنے
ردائے خدا ہے ردائے محمدؐ

رسول و خدا مجھ سے راضی ہوں دونوں
رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ

ہر اک شے جہاں کی ہے مدح و ثنا میں
شجر بھی ہیں محوِ ثنائے محمدؐ

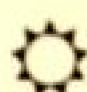
وہ طائف میں کیا کیا ستم خیزیاں تھیں
عدو پر تھی لیکن دعائے محمدؐ

مٹی تیرگی روشنی ہر طرف تھی
جہاں میں جو پھیلی ضیائے محمدؐ

شفاعت کا وعدہ ہے محشر میں ہم سے
نہیں کوئی اپنا سوائے محمدؐ

حضورِ خدا پیش ہے التجا عزمؔ
بنا دے مجھے نقشِ پائے محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم



بے بضاعت ہوں اتنا ہے بتانا مجھ کو
دین و ایمان کا ہی دینا خزانہ مجھ کو

مجھ کو مایوس کبھی اور نہ ہونے دینا
اپنے در سے نہ کبھی دور ہٹانا مجھ کو

میں ہوں اک بندۂ صابر مری خواہش ہے یہی
رہِ ادراک پہ ہر طور چلانا مجھ کو

لوٹ کر جب کبھی آنا اے عازمین حرم
واقعہ روضۂ اطہر کا سنانا مجھ کو

فاصلہ کتنا ہے اس گنبد خضرا سے ابھی
اے صبا آ کے ذرا اتنا بتانا مجھ کو

اے محمدؐ مری تم سے اک گزارش ہے یہی
بارہا چاہیے ملنے کا بہانہ مجھ کو

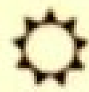
ہر گھڑی ایک ہی رٹ مجھ کو لگی رہتی ہے
سب سمجھتے ہیں محمدؐ کا دیوانہ مجھ کو

بس تصور میں سہی دل کی تسلی کے لئے
اپنی قربت میں بہر حال بٹھانا مجھ کو

پھر چھلک جائے نہ پیمانۂ الفت بھی کہیں
پھر کبھی جان کر اتنا نہ رلانا مجھ کو

عاشق رب ہوں سبھی جانتے ہیں اہل خرد
عزمؔ پر لوگ سمجھتے ہیں دیوانہ مجھ کو

صلی اللہ علیہ وسلم



تو بنا دے مصطفیٰؐ کے نام کا شیدا مجھے
راستہ چلنا سکھا دے اے خدا سیدھا مجھے

دیکھ لوں میں اپنی آنکھوں سے وہ منظر جاں فزا
دے پتہ اس راہ کا لے جائے جو طیبہ مجھے

ہیں سبھی صد جان سے جس پر نچھاور اے خدا
خواب ہی میں تو دکھا دے وہ رخ زیبا مجھے

جس کی اک تمثیل روئے دو جہاں پر بھی نہیں
جیسے ممکن ہو دکھا دے گنبدِ خضرا مجھے

ہے چمک سے جس کی روشن ہر طرف بزمِ جہاں
کر دے اس شمعِ ہدا کا ایک پروانہ مجھے

جامِ وحدت سے چھلکتی ہے جو پیہم بادہ ناب
تو پلا دے اے خدا وہ محترم صہبا مجھے

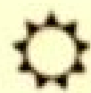
کیجیے پابندِ سنت خود شفیع المذنبیں
کوئی ادنیٰ سی خطا بھی کر نہ دے رسوا مجھے

اے محمدؐ ، اے امام الانبیاءؑ خیر الانامؐ
چشمِ الفت کا بنالیں آپ دیوانہ مجھے

تا سکوں حاصل ہو قلب و جاں نگاہِ شوق کو
''اے صبا للہ لے چل جانب بطحا مجھے''

حاضری دی تھی اسی در پر اے عزمؔ ناتواں
آج بھی ہے یاد جس کا ایک اک لمحہ مجھے

صلی اللہ علیہ وسلم



نورِ ایماں کی سحر ہو تو مزہ آجائے
جس سے روشن یہ جگر ہو تو مزہ آجائے

روز و شب بس اسی امید پر ہوتے ہیں بسر
''سوئے طیبہ جو سفر ہو تو مزہ آجائے''

ہم گنہگار بھی راہوں میں کھڑے ہیں اب تک
اک عنایت کی نظر ہو تو مزہ آجائے

آپ کے خلق و محبت کی ضرورت ہے ہمیں
بس یہی دل میں اگر ہو تو مزہ آجائے

بس یہی ایک طلب اور تڑپ ہے دل میں
آپؐ کی راہ گزر ہو تو مزہ آجائے

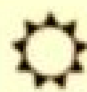
روشنی جو مری ہر شب کو منور کردے
اس سے روشن یہ نظر ہو تو مزہ آجائے

آپؐ کے در پہ تو ہوتی ہیں مرادیں پوری
دین وایماں کا ثمر ہو تو مزہ آجائے

جستجو ہو مجھے ہر آن سفر کرنے کی
پھر جو ایماں کی ڈگر ہو تو مزہ آجائے

خاکِ پا مجھ کو محمدؐ کی بنا دے مولیٰ
عزمؔ یہ دل میں اگر ہو تو مزہ آجائے

صلی اللہ علیہ وسلم



عظمت شمس و قمر کچھ بھی نہ تھی تیرے بغیر
ہر طرف تھی تیرگی ہی تیرگی تیرے بغیر

آمنہؓ کے گھر ہوا جب ماہِ نو جلوہ فگن
جی رہے تھے شب گزیدہ زندگی تیرے بغیر

خلق کی یہ کائنات بے بہا تیرے سبب
کیا تھے یہ ارض و سما میرے نبیؐ تیرے بغیر

شش جہت میں جہل کی تاریکیاں پھیلی ہوئی
ہر طرف تھی علم و حکمت کی کمی تیرے بغیر

مفلس ونادار کا پرساں نہ تھا کوئی یہاں
تھی جہاں میں مفلسی ہی مفلسی تیرے بغیر

اتنے روشن تو کبھی شمس وقمر پہلے نہ تھے
آب وتاب روشنی کچھ بھی نہ تھی تیرے بغیر

شرک وبدعت کا ہی جلوہ تھا عرب میں ہر طرف
زندگی تھی بے بسی ہی بسی تیرے بغیر

دفن کر دیتے تھے زندہ بچیوں کو اے نبیؐ
جگ میں یوں انسانیت رسوا رہی تیرے بغیر

گامزن تھا مشرکانہ راستوں پر آدمی
عقل سے اندھا تھا جب یہ آدمی تیرے بغیر

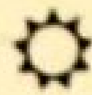
تیرگی اور روشنی میں فرق جب کوئی نہ تھا
تھی کہاں کس میں یہ فہم وآگہی تیرے بغیر

پوجتے تھے سیکڑوں اصنام تب اہل عرب
لوگ جب تھے مبتلائے گمرہی تیرے بغیر

قتل و غارت کا سماں تھا اے محمدؐ ہر طرف
تھی روا ہر اک طرف فتنہ گری تیرے بغیر

آشنائے علم و حکمت عزمؔ کچھ پہلے بھی تھے
جی رہی رہے تھے راہبانہ زندگی تیرے بغیر





آپؐ سے ہی یہ زمین و آسماں شاداب ہیں
روشنیِ علم سے دونوں جہاں شاداب ہیں

آپ کو مبعوث کر کے رب نے یہ احساں کیا
جس سے بطحا کی مقدس وادیاں شاداب ہیں

اے امام الانبیاءؐ ، خیر البشرؐ خیر الوریٰ
حور و غلماں انس و جن کرو بیاں شاداب ہیں

جلوہ گاہِ ہاشمی کا کیا ٹھکانہ ہے نہ پوچھ
آمنہؓ اور مطلبؓ کے آشیاں شاداب ہیں

سنتے آئے ہیں عرب کی میزبانی کا وقار
بدوؤں کے گھر کے اب بھی میہماں شاداب ہیں

روشنی علم و حکمت سے ملا ہے وہ شعور
آج تک جس سے ہماری بستیاں شاداب ہیں

ہر گلی کوچے سے چُن لے خوشبوئے گل اے صبا
کوچۂ یثرب میں قدموں کے نشاں شاداب ہیں

جو تصور میں ہی کر دیتی ہیں دیوانہ مجھے
گوشے گوشے میں بلالؓ کی وہ اذاں شاداب ہیں

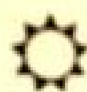
محو صدیقؓ و عمرؓ ہیں یاد رب میں بھی وہاں
وہ جہاں عثمانؓ، علی جنت نشاں شاداب ہیں

آسیہؓ، مریمؑ، خدیجہؓ عائشہؓ اور فاطمہؓ
جنت الفردوس میں ان کے مکاں شاداب ہیں

حضرتِ عباسؓ ، حمزہؓ، زیدؓ وحارثؓ اور بھی
جنت الفردوس میں سب کے مکاں شاداب ہیں

نعت گوئی تھی مسلّم حضرتِ ثابت کی عزمؔ
نزدِ احمد مصطفیؐ ہی وہ وہاں شاداب ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم



رہ حیات کا تجھ سے ہر اک سفر روشن
رات و دن اور مرے شام اور سحر روشن

قریہ قریہ بھی سبھی گاؤں اور نگر روشن
علم وحکمت سے ہے تیری ہر اک بشر روشن

تیری تقلید ہی اب فرضِ عین ہے سب پر
عرب، عجم کے ہیں تجھ سے تمام گھر روشن

پیش در پیش تھی آہٹ بلالؓ حبشی کی
اذاں سے جس کی تھی معراج کی سحر روشن

آمنہ بی بی کے گھر تجھ کو جب مبعوث کیا
کردیا جس سے عبداللہ کا جگر روشن

اتر کے آیا تھا جو وادیٔ بطحا میں کبھی
ہے اسی چاند سے طیبہ کی رہ گزر روشن

حرا سے چل کے جو ایماں کی روشنی پھیلی
عرب عجم کے سبھی جس سے تاجور روشن

ضیائے حق جو گئی دور سرحدوں سے پرے
اسی سے ہو کے رہے سارے بحروبر روشن

تجلیوں کا تری ذات سے ظہور کہ بس
نجوم و کاہکشاں شمس اور قمر روشن

ترے قدم اے محمدؐ جہاں جہاں بھی گئے
وہاں وہاں کے ہوئے برگ اور شجر روشن

آمنہ بی بی ،خدیجہؓ ،عائشہؓ کہ سبھی
علیؓ ،عثمانؓ، ابوبکرؓ اور عمرؓ روشن

بلند رتبہ حلیمہؓ کا بھی تجھی سے ہوا
تری صفاتِ مکرم سے ہر جگر روشن

تجھے تو رب نے بلایا تھا منتہیٰ پہ نبیؐ
رہا تجھی سے وہ معراج کا سفر روشن

وہ تیرا وعدہ شفاعت کا حشر میں مجھ سے
اسی سے آج بھی ہیں میرے بام و در روشن

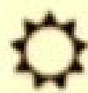
فشارِ غم میں ہے عالم تمام ڈوبا ہوا
ظلمتِ شب کو بھی کردے سحر سحر روشن

اور وحشت کے اندھیرے نہ بڑھ سکیں مولیٰ
نورِ ایمان سے کردے ڈگر ڈگر روشن

صبیحہ نجم صائمہ ،عمران و مصباح
گلشن فیض کا تجھ سے ہر اک شجر روشن

سائرؔہ مریؔم و حماؔد و محمؔد ایذاؔن
تجھی سے عزؔم کا ہر گوشۂ جگر روشن

صلی اللہ علیہ وسلم



خوشبو مری سانسوں میں بسی ہے تو بسی ہے
یہ شہرِ نبیؐ شہرِ نبیؐ شہرِ نبیؐ ہے

جو گنبدِ خضرا پہ نظر میری پڑی ہے
واللہ ! مجھے کتنی خوشی کتنی خوشی ہے

کیا کم ہے کہ میں بھی ہوں ثنا خوانِ محمدؐ
جو حد سے سوا مجھ کو مسرت بھی ملی ہے

مل جائیں گے اصحابؓ کے قدموں کے نشاں بھی
اترا کے ابھی بادِ صبا کہہ کے گئی ہے

پر کیف ہے کیا خوب فضا صحنِ حرم کی
اللہ کے بندوں کی یہ محفل جو بجی ہے

صدقے میں محمدؐ کے میں محفوظ بہت ہوں
یہ چادرِ رحمت جو مرے سر پہ تنی ہے

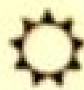
میں بندۂ خاکی ہوں کہیں راہ نہ بھولوں
اب تک مری فطرت میں کمی ہے تو کمی ہے

میں کیوں نہ پڑھوں رحمتِ عالمؐ کا قصیدہ
یہ دولت و شہرت مجھے ان سے ہی ملی ہے

یہ امن و سکوں دہر کے پامال نہ کردے
اس دور کے انسان میں یہ کیسی کجی ہے

چلنے کا سلیقہ بھی نہیں آیا ابھی تک
آہستہ چلو عزمؔ یہ طیبہ کی گلی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



پردۂ دینِ محمدؐ پر نمایاں ہو گئیں
نیک و صالح صورتیں تھیں اب جو پنہاں ہو گئیں

چاہتے تو ہم بھی ہیں جنت نشیں ہو جائیں لوگ
کوششیں لیکن ہماری سوءِ ارماں ہو گئیں

عالم دنیا میں جب پھیلی ضیائے مصطفیؐ
ظلمتیں سب مٹ گئیں عالم سے پنہاں ہو گئیں

حیف صد بے پردگی کا اب وہ عالم ہے کہ بس
بیٹیاں حواؑ کی ساری نیم عریاں ہو گئیں

میرے مولیٰ کچھ نہیں قانون فطرت کا لحاظ
بستیاں جنگل ہوئیں صحرا بیاباں ہوگئیں

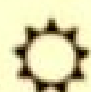
اک زمانہ تھا کہ جب نسوانیت رسوا رہی
سب حبیبؐ اللہ کی آمد سے شاداں ہوگئیں

کیا نظر جھپکی تھی تیری ناخدا یہ کیوں ہوا
کشتیاں ایمان کی سب نذر طوفاں ہوگئیں

امن کیا اب عالم امکاں میں ممکن ہی نہیں
بستیاں کیوں خاک وخوں صحرا بیاباں ہوگئیں

رحمتوں کی بارشیں ہونے لگیں اب بے حساب
کاوشیں سب عزؔم کی اجزائے ایماں ہوگئیں

صلی اللہ علیہ وسلم



وہ شمس الضحیٰ ہیں وہ بدرالدجیٰ ہیں
نبیؐ ہیں خداؐ کے رسولِ خدا ہیں

وہ واحدِ برحق ہیں سب جس کے شاہد
محمدؐ ہیں بندے رسولِ خدا ہیں

سبھی کے ہیں ملجا وماویٰ محمدؐ
وہ رحمتِ عالم وہی رہ نما ہیں

محمدؐ کا رتبہ ہے سب سے نرالا
وہ والیٔ بطحا شہِ انبیاءؑ ہیں

اسی روشنی سے ہے روشن زمانہ
وہی پرتوِ حق ضیائے خدا ہیں

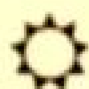
انہی سے ہوئی معرفت راہِ حق کی
خدا اور بندے میں اک رابطہ ہیں

دیا سب کو جس نے پیامِ محبت
محبت کا لوگو حسیں سلسلہ ہیں

محمدؐ ہیں نبیوں میں ارفع و اعلیٰ
حبیبِ خدا ہیں شہ دوسرا ہیں

شب و روز حمد و ثنا کرتے رہیے
یہی عزمؔ جنت کا بس راستہ ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم



جس گھڑی آمدِ مصطفیٰ ہوگئی
عالم عالم میں ہر سو صدا ہوگئی

سب کدورت دلوں سے ہوا ہوگئی
زندگی عزمؔ کی آئینہ ہوگئی

ماہِ نو جلوہ آرا ہوا جس گھڑی
ہر طرف بس اسی کی ضیا ہوگئی

جھوم کر جب چلی ہے نسیم سحر
رقص میں ہر سو بادِ صبا ہوگئی

کوہِ فاراں سے سوئے عرب اور عجم
وحدتِ حق کی ہر سو صدا ہوگئی

پہلے رسوا تھی اقصائے عالم میں جو
بنتِ حواؑ کو عظمت عطا ہوگئی

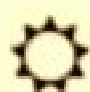
اک اشارے پہ جب چاند شق ہوگیا
یہ ادا آپ کی معجزہ ہوگئی

منبعِ شیر اُنگلی سے جاری ہوا
اس عنایت کی بھی انتہا ہوگئی

ساری دنیا پہ رحمت برسنے لگی
چشمِ رحمت بہ اذنِ خدا ہوگئی

آپؐ کا اُمتی عزمؔ ناداں بھی ہے
یہ عنایت شہؐ انبیاء ہوگئی

صلی اللہ علیہ وسلم



محبت کی وہ انتہا اللہ اللہ
خدا نے بھی کی ہے ثنا اللہ اللہ

محمد کا یہ مرتبہ اللہ اللہ
نہیں اب کوئی دوسرا اللہ اللہ

کوئی مصلحت تھی خدا عزوجل کی
جو آدمؑ کو پیدا کیا اللہ اللہ

ہیں جو مقتدیٔ محمدؐ مرے رب
نہیں ان میں شاہ وگدا اللہ اللہ

یتیموں کے ماویٰ یسیروں کے حامی
سبھی کے ہیں مشکل کشا اللہ اللہ

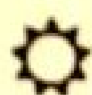
وہ معراج کی شب و اسریٰ کا عالم
طلب ان کو رب نے کیا اللہ اللہ

حبیبؐ خدا رحمتِ دو جہاں ہیں
لقب ہے یہ ان کو عطا اللہ اللہ

سبھی بھیجتے ہیں سلام اے محمدؐ
شجر اور حجر بھی سدا اللہ اللہ

مکمل ہوئی عزؔم ان پہ شریعت
یہ رتبہ انہی کو ملا اللہ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم



مجھ کو کوئی بشر بھی اب تک ملا نہیں ہے
میرے نبیؐ کے جیسا اب دوسرا نہیں ہے

روزِ ازل سے اب تک جتنے نبی بھی آئے
لیکن کوئی بھی مثلِ شمس الضحیٰ نہیں ہے

حدِ نظر میں یوں تو دشت و جبل ہیں کتنے
لیکن کوئی بھی ان میں غارِ حرا نہیں ہے

کردے جو پار سب کو دنیا کے اِس بھنور سے
اب مصطفیٰؐ کے جیسا اک ناخدا نہیں ہے

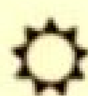
یہ شش جہات روشن اب تک ہے جس کے دم سے
حد نظر میں ایسا اک بھی دیا نہیں ہے

پتھر بدست ہیں سب پھوڑیں گے سر کسی کا
لیکن کوئی بھی ان میں اب پارسا نہیں ہے

یہ دینِ مصطفیٰؐ ہے قائم رہو اسی پر
دنیا میں اس سے بہتر اک راستہ نہیں ہے

تفریقِ این واں کو یکسر مٹایا اُس نے
اب اس جہاں میں فرقِ شاہ و گدا نہیں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



ملا ہے کملی والے سے ہمیں جذبہ محبت کا
وہی ہے وجہ ایماں ہے سبب شہرت و عظمت کا

عطا رب نے کیا ہے ہم کو اک تحفہ ہدایت کا
"ہماری سیرتوں میں ہے کوئی رنگ ان کی سیرت کا"

یہ وعدہ ہے رسولؐ پاک کا روز جزا ہم سے
صلہ سب کو ملے گا حشر میں محنت مشقت کا

نبیؐ کی ذات سے عرفاں کی ضو ہم تک چلی آئی
انہی کے دم سے موقع ہاتھ آیا علم و حکمت کا

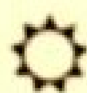
نبیؐ کے فیض سے عرفان و حکمت کی ضیا پھیلی
انہی کی ذات سے روشن ہوا ہے باب وحدت کا

کبھی امید کا دامن صغیرو چھوڑ مت دینا
ملے گا سب کو تحفہ حشر میں مولیٰ کی الفت کا

گنوانا مت کوئی موقع ہمیشہ تاک میں رہنا
سجا رہتا ہے روز و شب وہاں دربار رحمت کا

غریبو اور نادارو یتیمو اور مسکینو !
چلو در پر انہی کے عزمؔ جو ہے خیر و برکت کا

صلی اللہ علیہ وسلم

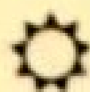


خدا خود میر تم ہو شمع محفل یا رسولؐ اللہ
تمہی کامل ہو اور تم ہی اکمل یا رسولؐ اللہ

تمہی آخر ہو اور تم ہی ہو اول یا رسولؐ اللہ
تمام خلق میں تم ہی ہو افضل یا رسولؐ اللہ

تمام عالم میں چرچا ہے تمہارا یا رسولؐ اللہ
خدا کے بعد رتبہ ہے تمہارا یا رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم



تمہیں حجاز میں مبعوث کردیا اک دن
کہ شش جہات میں اک نور بھر دیا اک دن

تنی تھی چادر مہتاب فلک پر اس روز
شب ظلمت کو وہ نورِ سحر دیا اک دن

تمام عالم میں چرچا ہے تو محمدؐ کا
خدا کے بعد جو رتبہ ہے تو محمدؐ کا

تمہارے نور سے روشن دل مومن کا چراغ
تمہاری ذات سے جاری مئے کوثر کا ایاغ

مئے ثنائے محمدؐ کو پی لیا جس نے
لیلیٰ شب کا وہ مستانہ کہاں اس کو فراغ

تمام عالم میں چرچا ہے تو محمدؐ کا
خدا کے بعد جو رتبہ ہے تو محمدؐ کا

نبیؐ کے طور و طریقے عطا کئے اس نے
ہمیں وہ چار نگینے عطا کئے اس نے

بحرِ ظلمت سے ہمیں پار اترنے کے لئے
ہمیں وہ چار سفینے عطا کئے اس نے

تمام عالم میں چرچا ہے تو محمدؐ کا
خدا کے بعد جو رتبہ ہے تو محمدؐ کا

جس نے اک بار چکھی ہے مئے مینائے حجاز
ملی ہے اس کو بلندی عطا ہے اس کو فراز

نبیؐ کے نور سے روشن ہے شش جہات میں سب
نورِ وحدت سے ہوا عزمؔ ہر اک سینہ گداز

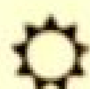
تمام عالم میں چرچا ہے تو محمدؐ کا
خدا کے بعد جو رتبہ ہے تو محمدؐ کا

وہ نور نور ہے سب عالم امکاں کے لئے
دشت وصحرا کے لئے کوہ و بیاباں کے لئے

کسب فیض کو جاری ہے ازل سے اب تک
انس وجن حور وملک صاحب ایماں کے لئے

تمام عالم میں چرچا ہے تو محمدؐ کا
خدا کے بعد جو رتبہ ہے تو محمدؐ کا

صلی اللہ علیہ وسلم



اذنِ اللہ سے جو شمس الضحیٰ روشن ہے
آمنہ بی بی کے گھر بدرالدجیٰ روشن ہے

آؤ اے مومنو! اب صل علیٰ ہم بھی پڑھیں
سارے عالم میں ہر اک لب پہ دعا روشن ہے

رحمتِ خاص سے بھر لیتے ہیں جھولی اپنی
شہرِ رمضان میں جو خیرالوریٰ روشن ہے

وہ بھی کیا رات تھی جب اقصیٰ بنی تھی دلہن
شب اسریٰ کی سحر بہرِ خدا روشن ہے

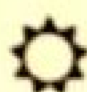
ہم پہ انعام اور اکرام ہے یہ ربِّ جلیل
نورِ احمدؐ سے مدینے کی فضا روشن ہے

بے گماں کتنی نظر آتی ہے بطحا میں نسیم
عطر میں بھیگی ہوئی بادِ صبا روشن ہے

ربِ مطلق نے جب قرآں میں ثنا خود کی ہے
لب پہ جبریلؑ کے بھی حمد و ثنا روشن ہے

جس گھڑی کوچۂ طیبہ میں قدم پہنچے تھے
تب سے ہی عزؔم کی ہر ایک ادا روشن ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

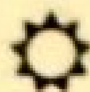


جہاں سے سفر منتہیٰ پر اکیلے
خدا کی قسم ہے وہ معراجِ انساں

بنایا ہے اشرف سبھی سے جو اس کو
تو ہے ساری دنیا پہ اس کا یہ احساں

محبت حبیبؐ خدا سے اے لوگو!
یہ پیغام ہے منتہیٰ سے اے لوگو!

صلی اللہ علیہ وسلم



روئے منور گیسوئے پُر خم صلی اللہ علیہ وسلم
درود تم پر سلام پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

سب کو دیا پیغام ہدایت سب پر ہے یہ ان کی عنایت
ہادیٔ اکبر علمِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

سب کا ملجا سب کا ماویٰ سب کو دعائیں دینے والا
نبی اکرم رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

بدر کا میداں حشر کا ساماں وادیٔ بطحا کوہ وبیاباں
لب پر دعائیں رب سے پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے وعدہ روزِ محشر آپؐ کا ہے یہ ہادیٔ اکبرؐ
سب کی شفاعت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مسکین و نادار سے الفت روزِ محشر سب سے محبت
سب پہ عنایت چشمِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

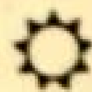
شعلہ عمرؓ تھے نیت بد تھی لیکن تھی اللہ کی مرضی
در پہ جو آئے ہوگئے شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

رستہ سب کو دکھانے والے نبیوں میں سب سے ہیں نرالے
جانِ رحمت ، جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

والیٔ بطحا کملی والے تیرے فدائی سب سے نرالے
آس لگی ہے تجھ سے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

عزمؔ ترا شاداں و فرحاں ، سوئے طیبہ چاک بداماں
سب سے محبت سب کے ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم



باغِ جنت میں ٹہلنا گھومنا کچھ اور ہے
حاضری طیبہ میں دینے کا مزہ کچھ اور ہے

عالمِ امکاں سے رشتہ آپ کا کچھ اور ہے
اور شبِ معراج کا وہ واقعہ کچھ اور ہے

انبیاء تو اور بھی آئے ہدایت کے لئے
آپؐ کا رتبہ حبیبِ کبریا کچھ اور ہے

سحر کر دیتے ہیں ایسے ہیں مناظر اور بھی
روضۂ اطہر کا لیکن دیکھنا کچھ اور ہے

آپؐ نے وعدہ شفاعت کا کیا ہے حشر میں
سب سے الفت آپؐ کی خیرالوریٰ کچھ اور ہے

زمزم و کوثر سے بس اک گھونٹ کافی ہے مجھے
ساقی اس صہبائے اطہر کا مزہ کچھ اور ہے

میں ہوں پابندِ شریعت اے نبی محترم
آپؐ کی امت سے میرا واسطہ کچھ اور ہے

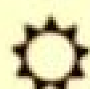
سارے نبیوں کی امامت فجر میں اسریٰ کی شب
آپ کا رتبہ امام الانبیاء کچھ اور ہے

شاعری کا فن عطائے خاص ہے رب کی مگر
''شاعری کچھ اور نعتِ مصطفیٰؐ کچھ اور ہے''

حدِ امکاں تک ہے یہ بر زمیں پھیلی ہوئی
کوچۂ یثرب کا لیکن سلسلہ کچھ اور ہے

تشنہ لب ہے ساقیِ کوثر یہ عزمؔ ناتواں
آبِ کوثر کا محمدؐ ذائقہ کچھ اور ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



چلتے ہیں چلو سوئے طیبہ ہی چلا جائے
پھر روضۂ اطہر کا دیدار کیا جائے

پھر شہر مدینہ کو جانا ہے ہمیں یک دن
دن رات یہی دل سے اقرار کیا جائے

لب پر ہو مرے ہر دم توصیف محمدؐ کی
دن رات محمدؐ سے انعام لیا جائے

تعریف کی ہے رب نے قرآں میں محمدؐ کی
پھر کیوں نہ مسلسل ہی قرآن پڑھا جائے

دنیا نے محمدؐ سے جینے کا ہنر سیکھا
بس شرع محمدؐ کا پابند رہا جائے

محشر میں محمدؐ خود کوثر سے پلائیں گے
تب تک تو چلو یارو پیاسا ہی رہا جائے

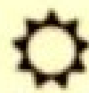
گلیوں میں مدینے کی آقا کی مہک ہوگی
پھر کیوں نہ مدینے کی گلیوں میں پھرا جائے

ہیں بدرِ منور جب آقاؐ تو بنا سوچے
مجھ کو مرے آقاؐ کا پروانہ کہا جائے

اللہ محمدؐ کے ہیں خود ہی دیوانے پھر
مجھ کو بھی محمدؐ کا دیوانہ کہا جائے

یثرب کی فضائیں تو پھر یاد دلاتی ہیں
اے عزمؔ اٹھو سوئے طیبہ ہی چلا جائے

صلی اللہ علیہ وسلم



بعثت مرے سرکار کی شمس و قمر ہے آج
واللہ کیا نظام مسرت دگر ہے آج

جشنِ بہار و جشن مسرت ادھر ہے آج
فرطِ نشاط و غم سے ہر اک بے خبر ہے آج

وقتِ طلوع صبح ندائے سحر ہوئی
جشنِ وصال صبح محبت ادھر ہے آج

یہ ہے عطائے خاصِ مشیت حضورؐ پر
مداح برگ و گل بھی ہیں ہر اک شجر ہے آج

کھلتے ہی آنکھ دیکھا بہاریں ہیں ہر طرف
رنگِ نشاط و غم یہاں باہم دگر ہے آج

روشن ہے نورِ حق سے ہر اک تارِ ہم نفس
اب بے گماں بھی حد سے سوا ہر بشر ہے آج

جس سے ہوئی تھی وادیٔ بطحا میں روشنی
روشن اسی چراغ سے ہر رہ گزر ہے آج

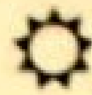
اب رات ڈھل گئی ہے سماں بھی بدل گیا
لطفِ وصالِ نورِ سحر اس قدر ہے آج

نورِ رخِ حبیبِ خدا کی تو بات کیا
ہر شے میں کائنات کی جو جلوہ گر ہے آج

صوم وصلوٰۃ کی اب کوئی پابندیاں کہاں
مومن کی ہر اذاں بھی بہت بے اثر ہے آج

اب ہے فشارِ غم میں بہت عزمؔ زندگی
مطلوب محمدؐ کی اعانت ادھر ہے آج

صلی اللہ علیہ وسلم



کوئی بھی رات اب ایسی بسر نہیں ہوتی
تمہاری یاد نہ آئے سحر نہیں ہوتی

نبیؐ کی ذاتِ مقدس ہے اک شجر ایسا
کہ شاخ جس کی کوئی بے ثمر نہیں ہوتی

طلب کیا جو کبھی کچھ ترے وسیلے سے
دعا کوئی بھی مری بے اثر نہیں ہوتی

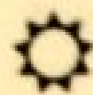
رہِ طلب میں جہاں قافلے ہوں غیروں کے
وہ مومنوں کی کبھی رہ گزر نہیں ہوتی

جہاں بھی جاتا ہوں دل میں تمہاری یاد لئے
وہ رہ گزر تو کبھی پر خطر نہیں ہوتی

وہ ایک بوند بھی ایمان کی صدف میں کوئی
شفاعتوں کے بنا وہ گہر نہیں ہوتی

عمل بھی عزمؔ کے سب رائیگاں ہوئے ہوتے
نظر کرم کی جو آقا ادھر نہیں ہوتی

صلی اللہ علیہ وسلم



علم و حکمت کا مجھے ایسا دیا درکار ہے
بام و در میں روشنی کا سلسلہ درکار ہے

چاہتا ہوں یہ جو باقی ہے گزر جائے وہیں
اے خدا بس آستانِ مصطفیٰؐ درکار ہے

منزلِ مقصد پر پہنچیں گے بھلا کیسے بتا
"پہلے آقاؐ کا بنے جس کو خدا درکار ہے"

بانٹتا ہے آبِ کوثر جو اسی ساقی کا در
مجھ کو جانا ہے وہیں اس کا پتہ درکار ہے

پار ہو جائے گا میرا بھی سفینہ دیکھنا
ہیں محمدؐ ناخدا پھر اور کیا درکار ہے

مجھ پہ بھی چشمِ کرم ہو اے نبیؐ محترم
اک نظر ہی دیکھ لوں غارِ حرا درکار ہے

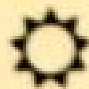
عاشقانِ مصطفیٰؐ میں نام اک میرا بھی ہو
جو پسند آئے نبیؐ کو وہ ادا درکار ہے

جا کے طیبہ دیکھ لوں پھر گنبد خضرا کو میں
اے خدا مجھ کو درِ خیرالوریٰ درکار ہے

آ کے یہ مژدہ سنایا تھا انہیں جبریلؑ نے
آپؐ کی آمد قرینِ منتہا درکار ہے

سایۂ دامانِ رحمت میں جگہ مجھ کو بھی عزمؔ
روزِ محشر اے امامؐ الانبیاء درکار ہے

صلی اللہ علیہ وسلم



التجا ہے یہ مری مجھ کو وہ سب مل جائے
جس نے اس جگ کو سنوارا وہی اب مل جائے

اے محمدؐ یہ گزارش ہے ازل سے میری
جس نے قرآن اتارا وہی رب مل جائے

علم وحکمت کی ضیا مجھ کو عطا ہو یارب
بے ادب ہوں مجھے طرز ادب مل جائے

چاہئے قربت خیر الانام حشر کے دن
تاکہ فردوس میں جانے کا سبب مل جائے

یہ دعا ہے مری مجھ کو بھی بنا لیں اپنا
اسی نسبت سے مجھے اعلیٰ نسب مل جائے

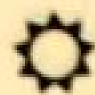
عمر گزری ہے اسی جہد مسلسل میں مری
زندگی کرنے کا مجھ کو کوئی ڈھب مل جائے

جس کو پانے کا ہنر سب نے نبیؐ سے سیکھا
دولتِ کون ومکاں مجھ کو بھی سب مل جائے

کھویا رہتا ہوں اسی فکر میں میں لیل ونہار
''کاش مداحِ پیمبر کا لقب مل جائے''

آمنہ بی بی کے فرزند سے الفت ہے مجھے
عزمؔ کو بھی تو ہے جنت کی طلب مل جائے

صلی اللہ علیہ وسلم



سلام اس پر وہی بطحا میں جو اک کملی والا ہے
سلام اس پر وہی جس کا جہاں میں بول بالا ہے

سلام اس پر کہ دنیا میں اسی سے روشنی پھیلی
سلام اس پر کہ جس کے دم سے عالم میں اجالا ہے

سلام اس پر وہی ہے باعثِ تخلیق کل عالم
وہی شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ سب سے نرالا ہے

سلام اہل وعیال مصطفیٰ پر روز وشب یارب
وہی جس کے توسط سے جہاں میں دین پھیلا ہے

سلام اس پر جسے سب احمدِ مختارؐ کہتے ہیں
سلام اس پر تمام عالم میں جو سب سے انوکھا ہے

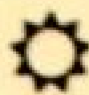
سلام اس پر جسے خیرالوریٰ سب لوگ کہتے ہیں
وہی گرتے ہوؤں کو جس نے حکمت سے سنبھالا ہے

سلام اس پر منور کردیا جس نے تمام عالم
مٹایا کفر کعبے کے بتوں کو توڑ ڈالا ہے

سلام اس جان رحمت پر سلام اس جاہ وحشمت پر
اسی نے قیصر وکسریٰ کا کس بل بھی نکالا ہے

سلام اس پر جسے سب ہادیٔ برحق سمجھتے ہیں
ہدایت کی دعا جو عزمؔ سب کو دینے والا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

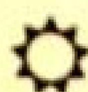


احمد مصطفیؐ کی ڈگر ہے مری
بے گماں زندگی بے خبر ہے مری

بحرِ افکار میں میں ہوں ڈوبا ہوا — سوچتا ہوں کہ کیوں آنکھ تر ہے مری
چلتے رہنا رہِ آشتی پر سدا — بس یہی آرزو عمر بھر ہے مری
یہ تو ممکن نہیں کہ بھٹک جاؤں میں — سبز گنبد پہ آخر نظر ہے مری
جس سے طیبہ کی روشن ہر اک رات ہے — بس اسی سے منور سحر ہے مری
بوبکرؓ و عمرؓ اور غنیؓ و علیؓ — جو صحابہ کی ہے وہ ڈگر ہے مری
ہے یقیں یہ مجھے پار لگ جاؤں گا — کشتیِ نور جب راہبر ہے مری

عزمؔ محکم ہے طیبہ میں پھر جاؤں گا
یہ ارادہ یہ طبعِ ہنر ہے مری

صلی اللہ علیہ وسلم



جس کی پھیلی ہے ہر سو ضیا دیکھنا
ہے وہ روضۂ خیرالوریٰ دیکھنا

سوئے طیبہ چلی ہے نسیم سحر
بے گماں بھی ہے بادِ صبا دیکھنا

ہم بھی جائیں گے طیبہ نگر ایک دن
گلیوں گلیوں پھریں گے ذرا دیکھنا

اذنِ رب ہوگا حق میں کبھی نہ کبھی
ہوگی پوری مری التجا دیکھنا

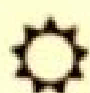
سبز گنبد کو دیکھوں گا میں پاس سے
کام آئے گی میری دُعا دیکھنا

راہ سے اب بھٹکنے نہ پائے کبھی
عزمِ ناداں حبیب خدا دیکھنا

صلی اللہ علیہ وسلم

فصلِ چہارم

(منقبت)



زہراؑ کا خواب حیدریؑ تعبیر ہے حسینؑ
شبر اگر حسنؑ ہے تو شبیر ہے حسینؑ

اذنِ خدا سے ناناؐ کے سانچے میں ڈھل گیا
جیسے نبی کریمؐ کی تصویر ہے حسینؑ

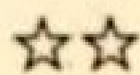
وہ اک صدائے خاص ستم کے خلاف تھی
میدانِ کربلا کی وہ تکبیر ہے حسینؑ

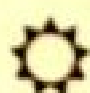
ہیں قافلے یزیدوں کے ہر سو رواں دواں
خلد بریں میں آج پھر دل گیر ہے حسینؑ

ہے جنت الفردوس میں چرچا چہار سو
''حسنِ رسولِ پاکؐ کی تنویر ہے حسینؓ''

یوں تو اسے عدو سے بھی نفرت کبھی نہ تھی
جاں پر ہی بن گئی تو پھر شمشیر ہے حسینؓ

زہراؓ کا لاڈلا ہے، نواسہ رسولؐ کا
اخوانِ مسلمین کی جاگیر ہے حسینؓ





زہراؑ کے گھر میں چاند جو چمکا حسینؓ کا
وہ پرتوِ رسولؐ تھا چہرہ حسینؓ کا
لینے لگے بلائیں پھر ارض و سما سبھی
دونوں جہاں کے لب پہ تھا چرچا حسینؓ کا
زہرا کے لاڈلے ہیں ابنِ علی حسینؓ

تعبیرِ دینِ احمدِ مختار آپ ہیں
نانا کے بعد قوم کے سردار آپ ہیں
امت کو جس پہ ناز ہے واللہ کچھ سوا
اللہ کے رسول کا کردار آپ ہیں
زہرا کے لاڈلے ہیں ابنِ علی حسینؓ

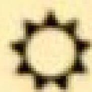
دونوں جہاں میں خاص ہے عظمت حسینؑ کی
وہ چشمِ کبریا میں ہے رفعت حسینؑ کی
جب شانۂ رسولؐ نے یہ مرتبہ دیا
پھر کیوں نہ ہم بیاں کریں مدحت حسینؑ کی
زہرا کے لاڈلے ہیں ابنِ علی حسینؑ

اے عزمؔ تشنگی سے رہے مضطرب امام
چھونے کو لب ترس گیا پانی فرات کا
کہنے کو تو یزید بھی امت کا فرد تھا
کیا راستہ ملے گا اسے بھی نجات کا
زہرا کے لاڈلے ہیں ابنِ علی حسینؑ



فصلِ پنجم

(متفرقات)



تم سب کے مہمان اے رمضانی بابا
تم پہ سب قربان اے رمضانی بابا

آمد کی خوشیوں میں ایسے مست ہوئے
بھول گئے شعبان اے رمضانی بابا

بڑے مسائل ہیں مسکینوں، ناداروں کے
کردو سب آسان اے رمضانی بابا

(نو)
ہو اسلامی سال میں نمبر ۹ پہ تم
سب کے تم سلطان اے رمضانی بابا

دیکھ رہا ہوں سب کو اسی تیاری میں
عامی یا خاصان اے رمضانی بابا

آن بان سے آتے ہو ہر سال ہی تم
تم ہو بڑے ذیشان اے رمضانی بابا

سارے بچے بوڑھوں کی خوشیاں ہو تم
سب کے ہو ارمان اے رمضانی بابا

بعد صلوٰۃ ہی رتبہ دیا ہے خالق نے
رب کے تم فرمان اے رمضانی بابا

تمیں سعادت رب نے دی کہ تمہارے گھر
بھیجا ہے قرآن اے رمضانی بابا

عالی رتبہ ہوا تمہیں جس نے چاہا
ہے سب کا ایقان اے رمضانی بابا

جو بھی چاہیں لے لیں تمہارے گھر سے سب
جنت کا سامان اے رمضانی بابا

پھر نہ آئے ہاتھ کہیں موقع دیکھو
چمکا دو ایمان اے رمضانی بابا

دن بھر سب رہتے ہیں اسی تیاری میں
اچھے ہوں پکوان اے رمضانی بابا

ایسا نہ ہو بھولے سے بھی بھولیں تم کو
خطا نہ ہوں اوسان اے رمضانی بابا

تم آؤ اور ہم نہ تمہیں پہچان سکیں
ہم ہیں بڑے نادان اے رمضانی بابا

کچھ تو ہیں بربادی کے رستوں پہ ابھی
جن کو نہیں پہچان اے رمضانی بابا

عقل کے اندھے بھولے ہیں تم کو جو ابھی
عقل کا ہے فقدان اے رمضانی بابا

وہ بھی جائیں گے جنت میں قسمت کے
جو ہیں بڑے بلوان اے رمضانی بابا

عطا کیے ہیں رب نے جو ان کے آگے
پھیکے سب پکوان اے رمضانی بابا

ایسا کرو کہ عزم کھرا اترے اس پر
جو بھی ہے میزان اے رمضانی بابا



قطعات

رات و دن صبح و مساء بس اک اللہ کو یاد کرو
جس سے عطا ہے علم و عرفاں اس کو کبھی نہ بھلا دینا
راہ وہی سیدھی ہے لوگو لے جائے جو جنّت کو
راہ سے جو بے راہ ہوئے ہیں ان کو راہ بتا دینا

زم زم و کوثر حلق سے جب اتریں گے ہوگی شفا لوگو
پیتے ہو جو روزانہ دو بوند انہیں بھی ملا دینا
کرتے ہو عبادت راتوں کو اٹھ کر جو خدا کے بندو تم
بندہ ہوں ناچیز کوئی مجھ کو بھی تھوڑی دُعا دینا

میں گنہ گار ہوں بس چشم کرم تو کردے
میں ہوں کم مایہ مولیٰ مری جھولی بھردے
رات و دن یاد کروں تجھ کو خدایا پیہم
نورِ ایماں سے مرا قلب منور کردے

بھول گئے ہیں وادیٔ بطحا اور مدینہ یاد نہیں
عزمؔ بتادو ان کو اب جنت کا زینہ یاد نہیں
مشک و عنبر اور بھی جتنی خوشبوئیں ہیں ہیچ ہیں سب
مہکے جس سے گوشہ گوشہ کیا وہ پسینہ یاد نہیں

توصیف ہی کروں گا میں منکر نکیر کی
درپیش مسئلہ ہے سوال و جواب کا
ناراض ہو نہ جائیں نکیرین دیکھنا
کچھ واسطہ ہے ان سے حساب و کتاب کا

☆☆

سدرۃ المنتہیٰ

(حمد اور نعت کا ایک مرقع)

روح پرور ہے یہ سدرۃ المنتہیٰ
ہے عیاں عزم کی جس سے طبعِ رسا

حمد اور نعت کا ایک مرقع ہے یہ
روح کو اس سے ملتی ہے فطری غذا

ہے ابوالفیض کی کاوشوں کا ثمر
گلشنِ فکر و فن میں ہے جلوہ نما

روح کو جس سے ملتی ہے آسودگی
روح پرور ہے یہ نغمۂ جاں فزا

نعت کے آئینے میں بفضلِ خدا
وجد آور ہے یہ سیرتِ مصطفیٰ!

نعت گوئی کی معراج ہے ان کا فن
ہے عیاں جس سے عشقِ رسولِ خدا

منعکس جس سے ہے ان کا حسنِ عمل
عظمتِ مصطفیٰ کا یہ ہے آئینہ

نذر ہے شافعِ روزِ محشر کی یہ
کام آئیں گے جو سب کے روزِ جزا

ان سے جوشِ عقیدت کا اظہار ہے
ہیں جو شمس الضحیٰ اور بدرالدجیٰ

جذبۂ حق شناسی ہو مقبول رب
کر رہے ہیں سبھی فرض اپنا ادا

ہے یہ گلدستۂ فکر و فن منفرد
اس کا اسلوب ہے ہر کسی سے جدا

سدرۃ المنتہیٰ ان کی توصیف ہے
جن سے بڑھ کر نہیں کوئی درد آشنا

بخشتی ہے جو قلب و جگر کو سکوں
عزمؔ کے دل کی برقیؔ یہی ہے صدا

ڈاکٹر برقیؔ اعظمی